

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِي تَبِيحُ شَاءَ عَسَى يَفْعَلَ بِكَ مَا مَحْمُودٌ



تہ ۲۱ موزخہ ۱۸ اگست ۱۹۳۱ء شنبہ مطابق ۲۱ بیج الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۱۹

# ۱۲ اگست قادیان میں نہایت شاندار کثیرتہ منایا گیا

آل انڈیا کثیرتہ کمیٹی کی تحریک پر قادیان میں ۱۲ اگست کو نہایت شاندار کثیرتہ منایا گیا جس کا مقام مقامی اور اعلیٰ کے زیر انتظام بعد ازاں سیدہ مریمہ صاحبہ ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کا شاندار جلسہ ہوا جس میں مولوی صاحب کے متعلق خواتین نے مضمون سنائے۔ ان کی حمایت میں قراردادیں پاس کیں اور چندہ جمع کیا۔ مفصل روڈاد اگلے پرچہ میں درج کی جائیگی۔ چار بجے کے قریب مردوں کے مظاہرہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مائی سکول کی گراؤنڈ میں عظیم الشان جلوس مرتب کیا گیا جس نے متعدد جھنڈوں پر جوش اردو پنجابی اشعار اور پُر زور نعروں کے ساتھ سارے قصبہ کا چکر لگایا۔ احمدیہ چوک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلوس کا معائنہ فرمایا۔ چھ بجے کے قریب ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ منعقد ہوا جس میں جناب مفتی محمد صادق صاحب حکیم فضل الرحمن صاحب اور مولوی عبدالمعنی صاحب ناظر بیت المال نے تقریریں کیں۔ اور متعدد وزیر و لیونٹنز اتفاق آراء پاس کئے گئے۔ چہنہ بھی جمع کیا گیا۔ جلسہ کی مفصل روڈاد اگلے پرچہ میں درج کی جائیگی۔

## المستیع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بھی کثیرتہ کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ غرض ان نبوت میں خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولوی محمد یار صاحب سوہی کا منل ۱۲ اگست ہجرت و عافیت لندن پہنچ گئے۔ صوفی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے جو اگست ۱۹۳۱ء میں بطور مبلغ لندن تشریف لے گئے تھے۔ تین سال کے بعد ۱۶ اگست ۱۹۳۱ء بجے کی گاڑی سے ہجرت قادیان پہنچ گئے۔ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلی سے آل انڈیا کثیرتہ کمیٹی کے کام کے حق میں ۱۶ اگست کو بارہ بجے دہلی کی گاڑی سے قادیان تشریف لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی وفات کے بعد اسی روز چار بجے کی گاڑی سے چھ تشریف لے گئے۔ اپنے اس مختصر قیام میں جناب خواجہ صاحب مدد و مدد کے ساتھ رہے۔ اور مقبرہ ہشتی و غیرہ کو دیکھنے کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

جناب خواجہ صاحب آل انڈیا کثیرتہ کمیٹی کے مستحق نہایت مرغوب اور جوش سے معزز تھے۔ اسی کے حقوق قریبی مشورہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ان کی سرگرمی نہایت ہی قابل تحریف و درود و تعظیم ہے۔



## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا

بحیثیت

صدر آل انڈیا کشمیری  
مہاراجہ صاحب میر کو

ذاتی طور پر آپ اعلیٰ میں  
ورنہ سخت قدم اٹھانا پڑیگا

قادیان ۱۴ اگست۔ جنوں سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پر امن مسلم جلوس پر نہایت بے رحمی سے گولی چلا دی گئی ہے جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ اور کئی زخمی ہوئے جن میں سے کچھ بھی شمال میں مساجد پر افواج نے قبضہ کر رکھا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو حکام کی سیٹھانی ناقابل برداشت ہے۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ پہلے ہی انتہائی تلخی سے بھرپور زور دے رہا ہے۔ میں یورپائی نس سے اپیل کرتا ہوں کہ قبل اس کے کہ حالات بالکل قابض سے باہر ہو جائیں جن سے مجبور ہو کر مجھے یا تو کشمیر کمیٹی کی صدارت اتھارہ پسند طبقہ کے حوالہ کرنی پڑے۔ یا سخت قدم چاہئے پر مجبور ہونا پڑے۔ آپ ذاتی طور پر اس میں مداخلت کریں۔ اس وقت تمام دنیا کی آنکھیں کشمیر کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کہ دیکھے ان لاکھوں بے بسیوں کے ساتھ جنہیں قدرت نے یورپائی نس کی رعایا بنادیا ہے۔ کیا سلوک روا رکھا جاتا ہے؟

الفضل۔ بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ وحشی ڈوگروں کے رسالہ نے نیزوں کی انیوں سے جھگڑ کیا۔ اور بے گناہ مسلمانوں کو چھینا اور ایک کو مار ڈالا۔

## ضلع لکھنؤ کی احمدی جماعت کے لیے

بمطابق سرکار آمدہ از قادیان میں جانب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ ضلع سیال کوٹ کی سبب جماعتوں کے سکریٹری صاحبان ۲۱ اگست علیحدہ علیحدہ کو منظورہ کے لئے سیال کوٹ میں نشریت لے آئیں۔ جنرل سکریٹری انجمن احمدیہ سیال کوٹ

## آل انڈیا کشمیری میں نمبر و کا

ہر صوبہ کے متفرقین کی شرکت

اخبارات میں جو فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے آل انڈیا کشمیری کمیٹی کی میری قبول فرمائی ہے۔  
(۱) سید عبدالغنی صاحب احسن نزل ڈھاکہ  
(۲) مولانا نور الحق صاحب دسم اوٹ لک (لاہور)  
(۳) مولانا غلام رسول صاحب مہر (انقلاب) لاہور  
(۴) مولانا سید حبیب صاحب (سیاست)  
(۵) سید غلام حبیب صاحب نیرنگ انیار  
(۶) شیخ محمد صادق صاحب ایم۔ ایل۔ سی امرتسر  
(۷) سید کشتی شاہ صاحب نقالی۔ رنگون۔  
(۸) شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی۔ لکھنؤ۔  
(۹) عبدالستین صاحب چوہدری ایم۔ ایل۔ سی اسلام  
(۱۰) مولانا ابو یوسف صاحب اصفہانی۔ بمبئی  
(۱۱) مسٹر محمد علی اللہ بخش صاحب بمبئی۔  
(۱۲) اے۔ آر۔ ڈوم۔ ٹم کار۔ بمبئی  
(۱۳) احمد عبدالستار صاحب آنریری جوائنٹ سکریٹری کلکتہ  
(۱۴) محمد اسماعیل حاجی احمد صاحب کلکتہ سکریٹری کچی بمبئی  
خاکسار عبدالرحیم در دسکر لڑی آل انڈیا کشمیری کمیٹی قادیان۔

## جماعت ہماچل پرنسپل سے بہت

گزشتہ اعلان کے جواب میں بہت سی جماعتوں نے اپنے اپنے نمائندے منتخب کر کے خاکسار کو اطلاع دے دی ہے۔ مگر ہنوز بعض جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اس سلسلہ میں کچھ نہیں کیا۔ ان سے درخواست ہے کہ جلد از جلد اپنے نمائندے مقرر کر کے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ کیونکہ کانفرنس کا اجلاس حیدرآباد میں ۳۰ اگست کو شروع ہو جائے گا۔  
نمائندگان کو جانے کیام تک پہنچانے کے لئے ۲۹ کی صبح ۳۰ اگست کی صبح تک حیدرآباد سٹیشن پر دست موجود رہینگے۔  
خاکسار  
اللہ وار احمدی فریڈ ہال پورٹ آفس کراچی

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا

والسراے بہت کو

اگر حکومت ہند اب بھی اعلیٰ میں  
تو سخت قدم اٹھانا پڑیگا

قادیان ۱۴ اگست۔ جنوں سے تار آیا ہے کہ کشمیر ڈسٹرکٹ کے سلسلہ میں مسلمانوں کے پرامن جلوس پر ریاستی فوج نے گولی چلا دی۔ جس کے نتیجہ میں ایک مر گیا۔ اور کئی زخمی ہو گئے جن میں سے کچھ بھی شمال میں مساجدوں پر فوجوں کا قبضہ ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو یہ مظالم ناقابل برداشت ہیں۔ اگر حکومت ہند نے مداخلت نہ کی۔ تو معاملہ میں اہم پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی جن کا نتیجہ ہو گا کہ حالات بالکل قابض سے باہر ہو جائیں گے۔ میں پہلے ہی معاملہ کی اہمیت و نزاکت پر زور دے چکا ہوں۔ اور موجودہ واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اور اس حقیقت کے پیش نظر کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ پہلے ہی انتہائی کارروائی کے لئے جانے پوزور دے رہا ہے۔ مجھے یا تو آل انڈیا کشمیری کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دیکر اسے انتہا پسندوں کے حوالہ کرنا پڑیگا۔ یا پھر سخت قدم اٹھانے پر رضامند ہونا پڑے گا۔

## صوبہ بنگال کی احمدی جماعت کو اطلاع

تمام احمدی جماعت ہماچل بنگال کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مولوی علی الرحمن صاحب تبلیغ کے دورہ کا پروگرام تیار کر کے پراونشل امیر صاحب کی منظوری کے بعد ان کو دیا گیا تھا۔ مگر ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے ماتحت وہ اس دورہ کو ملتوی کر کے آسام کے کسی علاقہ میں جا رہے ہیں۔ وہاں سے واپسی پر انشاء اللہ دورہ کریں گے۔  
خاکسار سید سعید احمد  
سکریٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ  
برہمن بڑیہ بنگال



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۲۱ قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۳۱ء جلد ۱۹

# دین و دنیا کی کامیابی خلافت سے وابستہ ہے

## جماعتِ نبویؐ کی تنظیم کا اثر امریکہ میں

قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان نہ لانا زندگی میں ایک غیر معمولی انقلاب پیدا کرتا ہے۔ درحقیقت ایمان ناس خلیات کے بدل لینے کا نام نہیں بلکہ اس یقین تمام کا ہم ہے جس کی حکومت انسان کے ذرہ ذرہ پر ہوتی ہے۔ اور جو حقیقتیں کی کاپیاں ملتی ہیں۔ انبیاء کرام کے تزکیہ نفوس کے نئے اور ان کے متبعین کا ایشیاء و قریانی اور نہایت اس حقیقت پر زبردست شاہد ہے کہ ایمان ایک برقی قوت اور آبیات کا نام ہے جو مردوں کو زندہ کر دیتا۔ اور مضمحل اعشار والوں میں جادوئی حیات برپا کرتا ہے۔

قرآن مجید نے مسلمانوں کی جن خصوصیات کا ذکر کیا ہے ان میں سے عظیم الشان اور امتیازی خوبیاں اطمینان قلب۔ باطنی معاملات اور تنظیم ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر ہوتی ہے۔ گوچیز ایمان ان میں سے کوئی بھی کامل طور پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ دنیا کے ۳۰۰ ملین آدمی۔ نوادوں اور حکمرانوں پر نگاہ ڈالو۔ وہاں بھی یہ چیزیں مفقود نظر آئیں گی۔ غریب اور رعایا کا بھی یہی حال نظر آئے گا۔ غرض یہ وہ نتائج گرامیہ ہیں۔ جو دنیا کے بازار سے نہیں مل سکتی۔ یہ نفس خدا سے ملتی ہے۔ اور وہی انبیاء کے ذریعہ سے نفرت کو تقسیم کرتا ہے۔

امورین کے بعد ان نعمتوں کا وجود صرف اسی گروہ میں پایا جاتا ہے۔ جو امورین کے خاتمہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے دامن میں سے وابستہ رہتے ہیں۔ اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ صاف یہ بتا رہی ہے کہ مسلمان جیت تک سلسلہ خلافت میں منسلک رہے۔ جو قرآن کے پاؤں چومتی رہی۔ ترقی اور انبیا ان کا اور دستاویز تھا۔ وہ دنیا کی تاریکی میں درخشندہ ستارے۔ اور ظلمتوں کے لئے ہرگز نہیں تھے۔ وہ خود اطمینان رکھتے تھے۔ اور درہم درہم

کو اطمینان دیتے تھے۔ لیکن جب قسمتی سے خلافت کو بار بھجا گیا۔ اس سے وابستگی فروری نہ بھی گئی۔ اور اس کی ضرورت کا انکار کر دیا گیا۔ تو ان کا شیرازہ درہم درہم ہوا گیا۔ انفرادی دشمنی نے ان کو تباہ کر دیا۔ اور ان کی ترقی تیزل سے بدل گئی۔ غرض خلافت کا رشتہ مسلمانوں کو بنیان مرموس بنانے کا موجب ہوا۔ عزت و وقار کا باعث بنا۔ ان کی ناقابل تسخیر قوت اور شوکت کا ذریعہ بنا۔ لیکن اس کا عدم مسلمانوں کی فستی کا موجب بن گیا۔ یہ دونوں نے دنیا کے سامنے ہیں۔ اور اس وضاحت اور صفائی کے ساتھ اپنی حقیقت واضح کر رہے ہیں۔ کہ کسی کے لئے اس سے انکار کی گنجائش نہیں ہے۔

سیدنا حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سب سے آخری تعینیت میں جو مسائل کے بالکل قریب تحریر فرمائی۔ جماعتِ احمدیہ کو خدا قائل کی اس قدرت ثانیہ کی تفصیل کے ساتھ بشارت دی ہے اور اسے جماعت کے لئے خیر و برکت کا ذریعہ اور فلاح و کامیابی کا موجب بتایا ہے۔ واقعات شاہد ہیں۔ کہ خلافت کا وجود ادب فروری تھا۔ اور فروری ہے۔ اس کے بغیر نظام جماعت۔ باہمی اتحاد۔ اور اطمینان قلب نہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور نہ قائم رہ سکتا ہے۔ چنانچہ اہل پیغام کی زندگی اور ان کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔ وہ کیا تھے۔ اور آج ان کا خیر کیا ہو رہا ہے۔ اگر غور کیا جائے۔ تو اتنا پڑیگا کہ ان کے قالب بے روح ہو جانے کا سبب یہی ہے۔ کہ وہ خلافت کی نعمت سے محروم ہو گئے ہیں۔ خلافت کی ان ہر نعمتوں میں سے اطمینان قلب کا اندازہ تو دہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں خدا قائل کی طرف سے یہ انعام حاصل ہوا ہے۔ کیونکہ یہ ایسی چیز نہیں جو جسم ہو۔ یہ دل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور اسے وہی دل محسوس کرتا ہے جسے خلافت کے دامن سے وابستگی حاصل ہو۔ ہاں جماعت احمدیہ کی قربانیاں اور ایشیاء اس کے نظریہ ہیں۔ باہمی موافقت کو بھی مومنین کے

حلقہ میں ہی زیادہ محسوس کیا جاسکتا ہے۔ کہ کس طرح ایک بھائی دوسرے کے لئے تکلیف اٹھانا سادہات یقین کرتا ہے۔ اور اپنے مومن بھائی کے آرام کو ہر طرح اپنے اوپر مقدم کرتا ہے۔ لیکن تنظیم ایک ایسی چیز ہے۔ جسے اپنوں کے بڑھ کر بیگانے محسوس کرتے ہیں تنظیم کے بغیر کروڑوں کی جماعتیں عضو معطل کی طرح نظر آتی ہیں۔ اور تنظیم کی وجہ سے چھوٹی سی جماعت غریب اور نادار جماعت بڑی بڑی جماعتوں پر بھاری ثابت ہوتی ہے۔ مسلمان آج تنظیم کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر قوموں کی حیات ناممکن ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حقیقی تنظیم انسان نہیں بلکہ خدا پیدا کیا کرتا ہے۔ اور وہی ہے جو حکمت دلوں کو جوڑ کر ان کے بغض دیکھنے و صو کر ان کو باہم دگر اس طرح ملا دیتا ہے۔ کہ گویا وہ کبھی جدا ہی نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد لو انفقتم ما فی الارض جمیعاً ما لکم فیہ من ثمر۔ لیکن اللہ العزت یتیمکم (انفال) ہمارے اس بیان پر گواہ ہے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس تنظیم کو پھر قائم کیا ہے۔ جسے آپ کے خلفاء کے ذریعہ عظیم الشان دوست حاصل ہو رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی موجودہ تنظیمی حالت غیر دل کی نگاہ میں بھی قابل رشک ہے۔ کیونکہ یہ تنظیم بجائے خود ایک طاقت اور قوت ہونے کے علاوہ اصلاح کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

پنجاب اور ہندوستان میں تو یہ حقیقت روز و رخص کی طرح ثابت ہے۔ لیکن ہم ذیل میں ایک اقتباس پیش کرتے ہیں جس سے یہ ظاہر ہے۔ کہ ہزاروں میل کے فاصلہ پر امریکہ میں بھی گورنمنٹ کے قابل بیچ احمدیت کی اس تنظیمی طاقت کو محسوس کر رہے ہیں۔ اخبار "پرنسپل" (۳۱ جولائی) امریکہ میں ایک حبشی کا تولد اسلام کے جہوان سے لکھتا ہے:-

"نیویارک (نیدرلینڈز) گورنیک کے ایک حبشی لوتھر فل مور نے اپنی بیوی کو پیشا جس پر اس کی بیوی مسٹر ادافل مور نے غیر شرعی شکی عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا۔ اس نے عدالت میں بیان کیا کہ مجھے ایسا کرنے کا اندر ہی حق حاصل ہے۔ اس نے عدالت کو مداعت کرنے کا اختیار نہیں۔ کیونکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس نے آگے چل کر بیان کیا کہ میں جارجیا میں پیدا ہوا تھا۔ تین سال تک میں ازبیر میں رہا۔ آخر اللہ نے مجھے روشنی دی۔ اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔ اب میں مورس امریکن مسلمان ہوں۔ اور میں نے اپنا نام بھی اس کے مطابق رکھ لیا۔ اگر میں اپنا ڈاکٹر صرف کروں۔ تو مجھے پاشا کا خطاب مل سکتا ہے۔ لیکن مجھے خطابوں سے نفرت ہے۔ سچ نے کہا۔ لوتھر صوب کچھ صحیح ہے۔ لیکن تم نے اپنی بیوی کو کیوں زد و کوب کیا۔ لوتھر نے کہا صرف مذہب کے لئے۔ میں اسے بھی اسلام کی گود میں لانا چاہتا تھا۔ میں نے اس کے لئے کوشش کی اور میرے خیال میں یہ بڑی بیوقوفانہ بات ہے۔ کہ میں تو مسلمان ہو جاؤں۔ اور میری بیوی اپنے پرانے مذہب پر



کاربند رہے لیکن داخل بڑی ضدی ہے۔ وہ اس روشنی سے فائدہ نہیں اٹھائے گی۔ میں نے اسے سمجھایا ہے۔ وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بتایا ہے۔ ایک شریف مسلمان محبت سچائی۔ امن اور آزادی کا فرشتہ ہے۔ لیکن وہ اسے بیوقوفی اور حماقت قرار دیتی ہے۔ وہ اس معاملہ میں بڑی ضدی ہے۔ میں نے اسے راضی کرنے کے لئے ہر ایک طریقہ اختیار کیا۔ لیکن وہ بالکل ضدی اور بھولی بھالی ہے۔ سچ سنے کما درست ہے۔ ہم سب جانتے ہیں۔ کہ تم نے اسے زندہ کو کوب کیا۔ لیکن تمہیں اپنی بیوی پر ناتوان نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔ اگر تم اسے اپنا ہم خیال بنانا چاہتے ہو۔ تو دلیل سے کام لو۔ لوگوں پر گھبرایا۔ لیکن دوسرے لمحہ میں پھر بول اٹھا۔ درست ہے اجنبی میں دلیل سے بھی کام لیا۔ لیکن میں یہ تسلیم کرتا ہوں۔ کہ میں نے ایسا کرنے میں غلطی کی ہے۔ اور ایسا پھر دوبارہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد اس نے اپنی بیوی کی طرف نظر کیا۔ لیکن بیوی نے بڑی شرمیلی سے اس کی طرف دیکھا۔ مجسٹریٹ نے پھر کہا۔ اس وقت تمہیں صاف کیا جاتا ہے لیکن دوسری بار ایسی شکایت سننی۔ تو میں امام جماعت احمدیہ کو لکھوں گا۔ جس پر تمہیں جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔

لوگوں پر کڑ جھکا۔ سچ کو سلام کیا۔ اور الحمد للہ کتنا بڑا کمرہ عدالت سے باہر نکل آیا۔ ہماری جماعت کے احباب کو چاہیے۔ سچ کے آخری الفاظ کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اور دیکھیں۔ کہ دور دراز ممالک میں بھی احمدیت کی تنظیم کا کس طرح مانا جا رہا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم خداوند کی اس بہت بڑی نعمت (خلافت) کی پوری پوری قدر کر لیتے ہیں اعمال اور اطاعت کو ایسے رنگ میں سجائیں۔ کہ یہ نعمت ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ اور احمدیت کو دن و گنی اور رات چو گنی ترقی ہو۔

### کشمیر کے متعلق حکومت پر الزام

علاؤ کشمیر میں مسلمانوں پر ریاست کے در و ناک ظالم کے متعلق گورنمنٹ ہند کی اس وقت تک کی خاموشی اور ذمہ دار مسلمانوں کی طرف سے بار بار توجہ دلانے کے باوجود خاموشی نہ صرف ریاست کو اپنی ظالمانہ اور جاہلانہ کارروائیوں میں روز بروز دلیر بنا رہی ہے۔ بلکہ شورش پسند ہندوؤں کو اپنے خلاف یہ پراپیگنڈا کرنے کا موقع دے رہی ہے۔ کہ حکومت مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ (لاپ - اگست)

اگر ذرا بھی عقل سے کام لیا جائے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کی خاموشی سے حوصلہ افزائی ان جاہل غلط کاموں کی جو رہی ہے۔ جو بے پے نختہ اور بے کس مسلمانوں پر اپنے جوہر و ستم کا مظاہرہ کر رہے۔ اور اس میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ نہ کہ ان مسلمانوں کی

جزا سے۔ لوٹے اور تباہ کئے جا رہے ہیں۔ اور باوجود اپنی ساری قوت اور زور سے شور مچانے اور مسلمانان ہند کی آوازاں کے ساتھ مل جانے کے حال ان کی شنوائی نہیں ہوتی۔ لیکن شورش پسند ہندوؤں کو قتل سے کیا کام۔ انہیں تو حکومت ہند کے خلاف ہندوؤں کو بھڑکانے کا کوئی نہ کوئی بہانہ چاہیے۔ اور وہ انہوں نے گھڑ لیا ہے چنانچہ کھلے طور پر کہہ رہے ہیں۔

حکومت ہند کشمیر کے خطے بے نظیر پر آنکھ رکھتی ہے۔ اسی لئے وہ مسلمانوں کو روکتی نہیں۔ ہندو مسلمانوں کی کیا بساط ہے۔ کہ وہ کشمیر کے خلاف اس قدر سازش اور شرارتیں کر سکیں؟ (لاپ - اگست)

حکومت ہند پر اگر اس وقت تک کی مسلمانوں کی چیخ و پکار کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ تو اب جبکہ براہ راست اس پر الزام لگایا جا رہا ہے اور شورش پسندوں کو بھڑکایا جا رہا ہے۔ اسے کشمیر کی موجودہ حالت کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ اور جلد سے جلد تحقیقاتی کمیشن مقرر کر کے معاملہ کا تصفیہ کر دینا چاہیے۔

### سری نگر کے لوہے مندوں کی پریشانی

یہ امر بے شکوت تک پہنچ چکا ہے۔ کہ سری نگر کے ہندوؤں نے مسلمانوں کو گرفتار مصائب کرنے کے لئے نہ صرف اپنا مال و سامان دوسری جگہوں میں رکھ کر اپنے بوٹے جانے کی جھوٹی رپورٹیں پولیس کو لکھائیں۔ بلکہ مسلمانوں کا مال و سامان بھی ان کے ہاں سے برآمد ہوا۔ حتیٰ کہ فرجیوں کے پاس سے بھی بہت سا مال نکلا۔ اب ۱۲ اگست کے "لاپ" نے "ریاست کشمیر کے حالات اس کے سلسلہ میں لکھا ہے۔

"جو درخواست ہندوؤں نے اس امر کے متعلق دی تھی کہ ان کے خلاف جو کارروائی کی جا رہی ہے۔ کہ لوٹ مار کا مال ہندوؤں کے گھر میں اور دوکانوں میں بند ہے۔ اس کے لئے نہایت غور جو کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ ایسی تلاشیاں سوچ سمجھ کر لی جائیں گی۔"

اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ چونکہ کئی ایک ہندوؤں کے ہاں سے لوٹ مار کا مال برآمد ہو چکا ہے۔ اس لئے اب یا تو لٹیرے ہندوؤں کی تلاشیاں ہی نہ لی جائیں گی۔ یا پھر نہایت سوچ سمجھ کر لی جائیں گی۔ یعنی اس طرح نہ لی جائیں گی۔ کہ وہ مجرم ثابت ہو سکیں۔

یہ ہے حکومت کشمیر کا وہ عدل و انصاف جس کے ڈبے بڑے دھوے کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ ہندو لوٹیروں اور فتنہ پردازوں کی صریح پردہ پوشی نہیں۔ مجرم خواہ وہ بڈلت اور ڈوگرے ہی کیوں ہو مجرم ہی ہیں۔ اور ان کے مفسدانہ افعال کی پردہ پوشی ملک کے امن و امان کے لئے مستقل خطرہ کا چنچ ہے کیونکہ انکی سرکردہ کوششیں یہ ہیں کہ فتنہ و فساد جاری رہے۔ تاکہ وہ مسلمانوں کو لوٹ مار کا شکار بناتے رہیں۔

### ہندو ابلا آشرموں کی شرناک حالت

ہندوؤں کو بیواؤں کی شادی کی چونکہ نہ مہیا ممانعت ہے اور آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے بھی اس کی اجازت نہیں دی اس لئے باوجود آزاد خیال ہندوؤں کی سرکردہ کوششیں اور سعی کے بہت کم ہندو خاندان بیواؤں کی شادی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ ان حالات میں آریوں نے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے۔ کہ مختلف مقامات پر ایسے آشرم کھولے جاتے ہیں۔ جہاں بیواؤں کو جمع رکھ کر ان کی شادی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور ایسی عورتیں اپنے خاندانوں میں اپنی شادی کی کوئی امید نہ پا کر یا ناگفتہ بہ حالات میں سے گزرنے کی وجہ سے اپنے گھروں سے نکل کر ابلا آشرموں کی شرن میں آ جاتی ہیں۔ اس وجہ سے اس قسم کے آشرموں کے منتظمین کو اپنے کاروبار کو پُر روزی اور اپنے لئے مفید بنانے کا تو بآسانی موقع مل جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کے آخرم بیواؤں کی جائز طور پر امداد کر کے نہ صرف ان کے بلکہ ساری قوم کے اخلاق کے متعلق کوئی مفید خدمت سر انجام نہیں دے سکتا۔ انھوں نے اپنے کھنڈ پڑتے کہ بد اخلاقی کے اڈے کھلے جاتے ہیں۔ حال میں کلکتہ آشرم کے متعلق جو اخبارات جاتے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہندوؤں میں ہندوؤں کی تشدد ڈال دیا ہے۔ چنانچہ جب ایک سرکردہ ہندو کا بقول اس کے اس قسم کے سوالات سے کہ یہ کیوں کیا اور کیسے ہوا۔ تاکہ میں دم آگیا۔ تو اس نے صاف صاف اعلان کر دیا کہ

"یہ امر تو کسی سے مخفی نہ ہوگا۔ کہ ابلا آشرموں میں جس قدر عورتیں آتی ہیں۔ وہ اکثر اخلاق سے گری ہوئی ہوتی ہیں۔ اور اگر کوئی غلطی سے وہاں داخل ہو جائے۔ تو وہاں کی فضا اس قدر گندی ہے کہ کوئی شریف عورت مرد وہاں ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ اور پھر اس پر کاروائی بے ایمان اور بد معاش مل جائیں۔ تو پھر اس کی بدنامی میں کوئی مشغول نہیں رہتا۔" (سوسنٹر ہندی کلکتہ)

یہ نہایت مختصر الفاظ میں ان ابلا آشرموں کی حالت کا نقشہ ہے جہاں بیواؤں کو اصلاح اخلاق کے لئے دھکیل کیا جاتا ہے۔ سمجھا نہیں آتا۔ ایسے شرناک حالات کی موجودگی میں ایسے اداروں کے خلاف ہندو کیوں آواز نہیں اٹھاتے۔ اور انہیں کیوں بند نہیں کر دیتے۔ دراصل ہندو اس قسم کے حالات سے اس وقت تک غصی نہیں پاسکتے۔ جب تک ہمت اور جرات سے کام لے کر بیواؤں کی شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے۔ لیکن ایسی جرات کا ان میں پیدا ہونا چونکہ قریباً قریب محال ہے۔ اس لئے ہندو بیواؤں کو عزت نفس اور شرفِ بھانڈہ زندگی بسر کرنے کے لئے غور کرنا چاہیے۔ کہ ہندو دھرم ان کے رستہ میں کتنی بڑی روک اور ان کے لئے کس قدر مشکلات کا موجب بن رہا ہے۔ اس کی بجائے اسلام کی ایسا مذہب ہے۔ جو فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور مرد و عورت کے جذبات کا یکساں طور پر لحاظ رکھتا ہے۔



# خطبہ جمعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مومن کو دنیوی لحاظ سے کم از کم کیا بنانا چاہیے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ، رگست ۱۹۳۱ء بمقام شملہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میں نے پچھلے جمعہ میں یہ بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میں احمدنا الصراط المستقیم کی دعا سکھائی ہے یعنی اسے خدا میں سیدھا راستہ دکھا۔ مگر کیا یہ سیدھا راستہ ہر انسان کو ملتا ہے؟ ہاں، ہر انسان کو ملتا ہے۔ اور اسے اللہ تعالیٰ علیہ السلام کی طرف سے ملتا ہے۔ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من عبیدہ والعباد یقین والاشکھن اورد المصلحین۔ صحیح ہے۔ جتنے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے۔ یعنی نبیوں کی جماعت۔ جہنمیتوں کی جماعت۔ ان لوگوں کی جماعت۔ میں نے بیان کیا تھا کہ

### ایک روحانی مقام

میں نے اسی طرح دنیوی لحاظ سے بھی ایک مقام صالح ہے اور صبر ہے۔ کہ انسان اپنے آپ کو اس زمانہ کے مطابق بنائے۔ جس میں کہ وہ رہتا ہے۔ مگر یہ مطابق کرنا اچھے طور پر ہونے کے لیے ضروری ہے۔ کہ انسان کو حاصل کرے جو اپنے لیے بہترین ہے۔ اور اسے واقفیت حاصل کرے۔ اگر ان میں کوئی نقص ہو۔

### حقیقت امر صداقت

میں نے یہ بھی فرمایا کہ گزشتہ جمعہ میں حضور نے اسی سلسلہ میں فرمایا

### کالجوں کے طلباء

کی طرف دیکھو۔ وہ نئے علوم تو سیکھتے ہیں۔ اور اپنے تئیں زمانہ کے مطابق بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جو کچھ ان شخصوں کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ اور ان کے علوم سیکھتے ہیں جنہوں نے انہی علوم کی بنیاد پر ایک انسان کو خدا

کتابت کرنا چاہا۔ اس لئے ہمارے طلباء ان علوم سے خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکر ہو جاتے ہیں۔

### مسئلہ ارتقا

کوہی باری تعالیٰ کے مخالف ایک دلیل قرار دیتے ہیں مگر انہیں سمجھتے۔ کہ ارتقا کے مسئلہ کو تو لوگ پیداؤں کے عالم سے ہی مانتے چلے گئے ہیں۔ ڈارون نے جو کام کیا۔ وہ نقطہ اتنا تھا کہ اس کے پس منظر پر پلوں کو روشن کر دیا۔ ورنہ ڈارون سے پہلے ہی لوگ دیکھتے تھے۔ کہ بچہ و ماہ کے بعد پیدا ہوتا ہے ایک بیج کو درخت بنتے ہوئے عرصہ نکلتا ہے۔ ہر طرف قدرت کے کاموں میں تدریجی ترقی نظر آتی ہے۔ مگر اسے کوئی خدا تعالیٰ کی ہستی کے مخالف نہ سمجھتا تھا۔ مزید برآں فرمایا کہ ڈارون نے آج اگر

Adaptation کے مسئلہ پر

### ماحول کے مناسب

اپنے تئیں بنالیا پیش کیا۔ مگر اسلام نے آج سے تیرہ سو سال پیش اس درجہ کا نقص دہر کر کے اسے

### مومن کا ادنیٰ درجہ

فرمایا کہ نہ صلح کا مطلب ہے بہترین طور پر اپنے تئیں کسی چیز کے مناسب بنانا۔ اس طرح وہ ہے جو اپنے زمانہ سے پچھلے نہیں رہتا۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس کے مطابق

بنالیتا ہے۔ مگر اس طور سے کہ اس کی سرمدی سے محفوظ رہتا ہے۔ دوسرا درجہ شہید کا ہے۔ شہید کے معنی عربی زبان میں شہر کے ہیں۔ روحانی درجہ کے علاوہ

### شہید کا دنیوی درجہ

یہی ہوتا ہے۔ دنیا میں انسان کا پہلا مرتبہ یہ ہے۔ کہ اسے علم آتا ہو۔ دوسرا مرتبہ یہ ہے۔ کہ وہ دوسروں کو علم سکھائے۔ یعنی وہ معلم ہو۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مومن نہ صرف اپنے زمانہ کے علوم اچھی طرح سے حاصل کرے۔ بلکہ وہ ان علوم میں ایسا کامل ہو جائے کہ دوسروں کو بھی سکھائے۔ اس کے مطابق دیکھو کہ مسلمان کہاں تک

### شہید کے مقام پر

کھڑے ہیں۔ یعنی کہاں تک وہ دینی اور دنیوی علوم لوگوں کو سکھانے میں۔ اور مومن اقوام کی طرف دیکھو۔ وہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی دینی اور دنیوی علوم لوگوں کو سکھاتی ہیں۔ دنیوی علوم کے پھیلنے کے لئے انہوں نے ایسی ایسی جگہوں کا رخ کھوئے ہیں جہاں پہلے بالکل جانتے تھے۔ اور دینی علوم سکھانے کے لئے ان کے مشنری اور تفریح اسٹیشن اور دروازہ مارک میں جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تعلیم اسلام نے دی تھی۔ کہ اول ان لوگوں کی جماعت ہو جو روحانی ائمہ دینی علوم حاصل کریں۔ اور پھر ایسے لوگ ہوں جو دوسروں کو یہ علوم سکھائیں۔

### تفسیر امر تہ

صدقیت کا ہے۔ صدیق نبی کے قریب قریب جاپہنچا ہے۔ ان کا جوہر ایک ہی ہوتا ہے۔ اور ان میں دو تہا تعلق ہوتا ہے۔ اخوت کا نہیں بائید۔ خدا تعالیٰ سے جواب کے مقام پر ہے براہ راست علوم حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے وہ آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ مگر صدیق کو نبی سے برحق نہیں ہوتا۔ وہ کوشش اور جدوجہد سے کسی طور پر نبی سے اتحاد پیدا کر لیتا ہے۔ اور دوستی کے مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ بربروحانی مقام صدیقیت ہے۔

### دنیاوی لحاظ سے صدیقیت

کا یہ مقام ہے۔ کہ انسان علم میں ترقی کرنا کرنا کسی ایجاد کے موجب یا کسی علم کے بالائی سے اس قدر گہرا تعلق اور اتحاد پیدا کر لے کہ اس کے شائبہ ہو جائے۔ روحانی صدیق کے مشق ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تو وہ براہ راست خدا سے علم حاصل نہیں کرتا۔ مگر نبی کے ذریعہ حاصل کرے۔ ہونے علوم کی نہایت صحیح تشریح و تفسیر کرتا ہے۔ یہی حال دنیاوی صدیق کا ہے۔ پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کو چاہیے۔ وہ علوم جن اس قدر ترقی کرے۔ کہ وہ کسی چیز کا موجب یا کسی علم کا بالائی ہو سکے۔ مگر ایجادات اور علوم کے ساتھ لوگوں کی نظر میں اس کا نہایت گہرا تعلق نہ ہونے والا رہے قائم ہو جائے

چہارم درجہ نبی کا ہے۔ روحانی نبی تو خدا سے الفاظ میں الہام پاتے ہیں۔ اور روحانی علوم براہ راست سیکھتے ہیں۔ اس کے مقابل ایک



## مادی نبی

بھی ہوتے ہیں۔ جو کہ الفاظ میں خدا سے الہام نہیں پاتے۔ مگر خدا سے وہی خفی پاک دنیا میں علوم پھیلاتے ہیں۔ ایسے کہتا ہے۔ بعض اوقات بیٹھے بیٹھے کسی ایجاد کے متعلق کبلی کی طرح درست خیال قلب میں پڑ جاتا ہے جیسے یہ مادی نبی ہوتے ہیں۔ ویسے ہی ان کا الہام بھی مادی ہوتا ہے۔ جو ان کے قلب میں انفا ہوتا ہے۔ ایک خیال ان کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ یہ روزے نئے انکشافات کرتے ہیں۔ نئے نئے علوم نکالتے ہیں۔ اور حیرت انگیز ایجادات سے دنیا کو حیران کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ مومنوں سے دنیاوی لحاظ سے جو

## ادنیٰ سے لوئی بات

چاہتا ہے یہ ہے۔ کہ وہ اچھی طرح سے دنیاوی علوم حاصل کریں۔ یہ کہ وہ اس خدا ان علوم میں کمال حاصل کریں۔ کہ دوسروں کے مقلم بن جائیں۔ پھر یہ کہ اس قدر ترقی کریں۔ کہ اگرچہ کسی ایجاد کے موجد یا کسی علم کے بانی نہ ہوں۔ تو سر ایجاد اور ہر علم کے ساتھ اس قدر گہرا تعلق پیدا کریں۔ اور اس میں اس قدر کمال حاصل کریں۔ کہ موجدوں اور بانیوں کے مشابہ ہو جائیں۔ اور جب کبھی کسی ایجاد کا ذکر کیا جائے یا کسی نئے علم کے متعلق تذکرہ ہو۔ تو اس ایجاد کے موجد یا اس علم کے بانی کے ساتھ ہی ان کا نام بھی زبان پر آجائے۔ پھر یہ کہ وہ اس درجہ سے بھی ترقی کریں۔ اور نئے نئے علوم نکالیں۔ اور ایجادات کے موجد بنیں۔

اگر یہ حالت پیدا ہو جائے۔ تو سب جھگڑے ختم ہو جائیں کیونکہ جھگڑے لائیں کیونکہ پیدا ہوتے ہیں۔ دنیا میں جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سب جہالت سے۔ اور جتنی نیکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سب علم سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر

## سراحدی

میں یہ حالت پیدا ہو جائے۔ تو دنیا میں ہی لوگوں کو ایک جنت نظر آجائے۔ اور وہی پادمانی جنت وہم لوگوں کو بیاں نہیں دکھا سکتے۔ ہاں یہ جنت دکھا سکتے ہیں۔ اگر مہر احمادی ان مراتب کو حاصل کرے تو سب لوگ کہیں۔ آؤ ہم بھی اس جنت میں داخل ہو جائیں۔ تمام لوگ چونکہ دنیا میں دوزخ ہی دوزخ دیکھتے ہیں۔ اس لئے خود کشیاں کرتے ہیں۔ کہ وہ جنت دیکھیں۔ تو کبھی خود کشی نہ کریں۔ اگر احمادی یہ جنت پیدا کریں۔ تو دنیا کے لوگ ہماری طرقت جلد چھک جائیں۔ یہ جنت پیدا کرنا بڑی بات ہے۔ ابھی ہماری جماعت میں بعض ایسے لوگ ہیں۔ جو

## چھوٹی چھوٹی باتوں پر

لڑتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ذریعہ ایک جنت قائم کرے۔ اب اگر ہم اپنے بھائیوں سے لڑیں۔ تو اس قائم کردہ جنت کے درختوں کو اپنے اپنے ہاتھوں کاٹنے والے ہوں گے۔ کوئی شخص یہ نہ کہے۔ کہ میرے ایک درخت کا کٹے کیا ہوگا۔ کیونکہ ہر ایک ایسا ہی کہے۔ تو کچھ اور سب جنت کے درخت

# ذکر الحبيب جید

ایک روز حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والہ وسلم میں وہاں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ بندگان نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور مولوی محمد مولوی عبدالمکریم صاحب صفی اللہ عنہم بھی دس بارہ شامل تھے۔ چوتھوں میں اپنے گھر سے کھانا کھا کر آیا تھا۔ چائے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اور میں ہدیہ اسی دہن میں حضرت اقدس علیہ السلام باہر شریف لائیں۔ یا کسی کوئی اور موقع ملاقات کا میسر ہو۔ تو ملاوہ آپ کی طاقت و اسرار یا کلمات طیبات سننے میں آئیں۔ تاکہ ایمانی بیعت کے بارہ میں گفتگو شروع ہوئی۔

## بیعت کا مقصد

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک ایمانی ہوتی ہے۔ اور دوسری حالت اس سے بڑھ کر بیعت اسی لئے ہوتی ہے کہ ایمانی حالت سے حالت کو پالے۔ اور بیعت کا یہ مقصد ہے۔

## سیح مثنیٰ

اسے میں مولوی بران الدین صاحب جلی آگئے۔ اور کھانے میں شامل ہو گئے۔ اور سیح مثنیٰ کسی نے کہا۔ سورہ فاحشہ کہ منقطع میں اندر مرید میں علیہ وآلہ وسلم پڑا ہوا ہوتا۔ اس لئے سورہ فاحشہ میں کسی نے کہا۔ سورہ فاحشہ کا نام سیح مثنیٰ ہوا۔ کسی نے کہا۔ کہ کے اہد آیات کا نام بھی سیح مثنیٰ ہے۔ حضرت الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ یہ وجوہات جو مفسرین ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ یہ ہوں۔ لیکن دراصل الحمد للہ سیح مثنیٰ ہے۔ اور اس کا بیج مثنیٰ ہونا یہ ہے۔ دوبارہ نزول ہوا ہے۔ ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بار سیح موعود (علیہ السلام) پر چنانچہ ہمیں ہوا۔ اور سیح موعود (علیہ السلام) کا ثبوت اس سورہ ہمارے تحریر میں اور تفسیرین اس پر گواہ ہیں۔ حریت یاسات گرج لکھی میں بارہ دفعہ نقل فرمایا ہے۔ کہہ لا گیا۔ اس پر مولوی محمد احسن صاحب نے بہت خوش کی۔ اور اس کی تفصیلی تخریر بھی کی۔ اور کہا۔ کہ آج دراصل سیح مثنیٰ الحمد للہ شریف کا ہی واسطہ ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے بروز کمال سیح

کاٹے جائیں گے۔ پھر خدا ایک لودنی قائم کرے گا۔ تا وہ جنت بنائے اور اسی سے لودنی مقام صالح کا ہے۔ یعنی وہ جو خدا کے قائم کردہ ماحول سے مناسبت پیدا کرتا ہے۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیے کہ اپنے اعمال اور اقوال

میں اپنے ماحول سے مناسبت پیدا کریں۔ اور صالح بنیں۔ اگر کیا نہیں کوکتے۔ تو کم از کم صالح بننے کی صلاحیت تو پیدا کریں۔ کیونکہ خدا کوشش کو دیکھتا ہے۔ میں تو یہ بات ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ کہ جو شخص ہدی کا مقابلہ کرنا ہوا مانا جائے۔ وہ غالب نہ ہو۔ اور خدا اسکی محضرت نہ کرے گا۔ پس ہمارے دوست کم از کم صالح بننے کی صلاحیت کے لئے جدوجہد کریں۔

## اللہ تعالیٰ سے دعا

کرنا ہوں۔ کہ وہ ہماری سب جماعت کو توفیق دے۔ کہ وہ ان مراتب کے حصول کے لئے کوشش کریں۔ اور پھر ہر ایک کو ان چاروں مراتب میں سے کوئی نہ کوئی درجہ ضرور دے۔

پھر حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ تمام امت کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ ہدی میں شیل محمد ہیں۔ ظاہری صورت میں بھی۔ اور باطنی صورت میں بھی۔ اور جو علم لدنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا۔ وہی ہدی کو دیا جائے گا۔ اب اس کا جابن معترض انکار کریں مگر انہی ہی گھبراہٹ۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ علامہ شیل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں۔ اور تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن شیل سیح کے آئے کے قائل نہیں۔ علامہ شیل مصطفیٰ نے قبل سیح کی حقیقت کو کھول دیا۔ سیح علیہ السلام تو خود آجائیں۔ مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود آئیں۔ اور ان کا شیل آئے۔ دونوں کا شیل ہی آنا مقصد اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ہدی اور سیح ایک شخص کے دو نام ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ لا مہدی الا سیح مثنیٰ

## محمد دین کی فہرست

ایک بار حضرت اقدس سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے شریف لکھے۔ تو مرزا خاں صاحب نے ایک فہرست ہر ہدی کے مجدد دیکھی اور ہدی مثنیٰ مثنیٰ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ہیں اس فہرست کی کوئی مزید نہیں۔ کہ کس کس صدی پر کون کون مجدد ہوئے۔ اور ہمیں یہ فہرست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ بھائے کہ آپ نے فرمایا وہ امت کیسے ہٹا کر ہو گئی ہے۔ جس کے اول میں لوہا نہیں سیح ہے۔ محمد کے لئے صرت یہ فرمایا۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد ہوں گے۔ پس جس صدی ہم کو مان لیں ہر صدی کے سر پر مجدد آئے۔ لیکن اللہ و آخر کو کھو کر فرمایا

## جنت کا ذکر

پھر جنوں کے بارہ میں باتیں پھر لکھیں فرمایا۔ قرآن شریف میں جنت کا ذکر

میں نے لکھی کہ جنت کا ذکر ہے۔ اور میں اس سے جانتے ہیں۔ یا لڑو لڑو کھانی دیتے ہیں۔ یا کسی کو تکلیف اور استغناء ہے۔ یہ ہیں۔ مکاشفات یا دیو یا کوئی دیکھ لے۔ یہ اگر



تمتدین اسلام

ہلام اور قیام امن کے اصول

گزشتہ دو قسط میں جنگ کے متعلق اسلام کے احکام پیش کئے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اسلام جنگ میں بھی اعلیٰ درجہ کی بلند اخلاقی۔ شائستگی۔ تمدن کی بہترین تعلیم دیتا ہے۔ اور اصل بات تو یہ ہے۔ اسلام بنی نوع انسان کی خوریزی اور تباہی کا سخت مخالف ہے۔ مسلمانوں نے جو جنگیں کیں۔ وہ سب کی سب اندفاعی ہیں۔ یا اسلحہ و فتنہ کے لئے۔ وگرنہ اسلام نے قیام امن۔ جنگ و جدال کو مٹانے کے لئے جس قدر جدوجہد کی ہے۔ وہ اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ قیام امن کے لئے اسلام بعض ایسے سنہری اور مفید اصول دنیا کے سامنے پیش کردہ ہیں۔ کہ گراں پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ تو دنیا سے امن و فتنہ و فساد کا یکسر خاتمہ ہو جائے۔

اگر لڑائی ہو جائے تو

اور ہر نام حکم دیتا ہے۔ کہ وان طائفتن من المؤمنین قتلوا  
فان بغت احدھما علی الآخر فاعمت  
فامسحوا بینهما بالعدل واقسطوا ان الله  
محبت المستظیین یعنی مسومنوں کی دو جہتیں اگر آپس  
میں نفرتی۔ تو ان کی آپس میں صلح کرادی جائے۔ اور وجہ  
جنگ کوٹ دیا جائے۔ ہر ایک کو اس کا حق دے دیا جائے۔  
کیس اس کے باوجود ایک جماعت اگر باز نہ آئے۔ تو دوسری  
جماعت ہو۔ تو اس قوم سے جو زیادتی کرتی ہے۔ سب  
فرمان مکر جنگ کریں پھر حال تک کہ وہ اس ظلم سے باز آجائے۔  
پھر دونوں میں عدل اور انصاف کے ساتھ صلح کرادو۔  
اس لئے انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

قیام امن کا پہلا گُر  
قیام امن کے لئے اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے  
سب سے پہلا گُر بیان کئے ہیں۔ جن میں سے اول تو  
سب سے کرب و محنتوں میں باہم روائی کے آثار نظر آتے  
ہیں۔ خواہ دیگر کی ہمسایہ قوموں کو بجائے اس کے کہ ایک  
دوسرے فریق کو اپنی اعانت، داماد کا یقین دلا کر انہیں  
آپ کے لئے آمادہ کریں۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کریں  
کہ ان کو مجبور کریں۔ کہ وہ غیر جانبدار اقوام کے  
موجودہ کے ذریعہ اپنے جھگڑے کا تصفیہ کرائیں اور

جنگ و جدال سے اجتناب کریں۔ اگر تو وہ اس صورت کو تسلیم کر لیں  
 تو جھگڑا مٹ جائیگا۔ لیکن اگر ان میں سے ایک فریق زمانے  
 اور لڑائی پر ہی مصرعہ ہو۔ تو باقی سب اقوام ملکر اس کے ساتھ جنگ  
 کریں۔ اور چونکہ یہ قریباً قریباً ناممکن ہے۔ کہ ایک قوم متعدد  
 اقوام کی متحدہ طاقت سے نبرد آزما ہو سکے۔ اس لئے صرف  
 یہ دشمنی ہی خوفناک و خیریزی اور ملامت خیز جنگ کو روک سکتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب اس دھکی کے ڈر سے  
یا جنگ میں اپنی طاقت کا اندازہ کرنے کے بعد جنگ کرنے  
والی قوم صلح پر آمادگی ظاہر کرے۔ تو پھر فوراً بغیر مزید جنگ  
کے چاہیے کہ دونوں کی صلح کرادی جائے۔ یعنی یہ جائز نہ ہوگا۔  
کہ اس وقت صلح کے لئے کوئی نئے شرائط تجویز کرنے شروع  
کر دیئے جائیں۔ اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے لئے  
کوئی نئے معاہدات کرنے لگ جائیں۔ بلکہ صرف اس جنگ کے  
کا فیصلہ کریں۔ جو وہ فیصلہ ہوا۔

تیسرا گروہ

تیسرے یہ کہ اس غصہ کی وجہ سے کہ جنگ کرنے والی قوم  
نے پہلے چونکہ ہمارا فیصلہ نہ مانا تھا۔ اور اب وہ مغلوب ہو  
جانے کی وجہ سے اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ اس  
کے ساتھ کسی قسم کی نا انصافی نہ کی جائے۔ بلکہ اس کی نافرمانی  
اور سرکشی کو نظر انداز کر کے خیر جاہد ارادہ حیثیت سے ہی صلح  
کرائی جائے۔

جنگیں کیوں ہوتی ہیں

غور کرو۔ یہ اصول کس قدر مفید ہو سکتے ہیں۔ اور اگر  
ان پر عمل کیا جائے۔ تو یقیناً دنیا سے جنگ و جدال کا نام  
مٹا سکتا ہے۔ عدل اصل جنگیں اسی وجہ سے ہوتی ہیں۔ کہ جب  
دو قوموں میں کوئی بد مزگی پیدا ہو۔ تو دوسری قومیں یا تو بالکل  
انگ ٹھٹھا بیٹی رہتی ہیں۔ اور اگر دخل دیتی بھی ہیں۔ تو غصہ  
جاںبدارانہ اور مصالحانہ حیثیت سے نہیں۔ بلکہ ایک فریق کے  
ساتھ ملکر۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جنگ طول پکڑ جاتی  
ہے۔ اور آہستہ آہستہ تمام دنیا اس کی لپیٹ میں آ جاتی ہے۔  
لیکن اس کے برعکس اگر جب کہ اسلام نے بتایا ہے۔ یہ روش  
اختیار کی جائے۔ کہ جو پہلی دو قوموں میں ناراضگی کے آثار معلوم  
ہوں۔ انہیں فوراً دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور ایک  
مشترکہ بین الاقوامی بورڈ کے فیصلہ کے آگے مرسلیم غم کرنے  
پر مجبور کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ دنیا آٹھے دن خوفناک  
جنگوں کی ہلاکتِ خیر لوں کا شکار ہوتی رہے۔

لیک آف نیشنز کا قیام  
جنگ عظیم کے تلخ تجربہ کے بعد دنیا کی تمام متمدن اقوام

اس بات کی متلاشی نظر آتی تھیں۔ کہ کوئی ایسا طریق تجویز کیا  
جاسکے۔ جو انہیں آئندہ جنگ کی شعلہ باریوں سے محفوظ  
رکھ سکے۔ اس کے لئے یورپ کے بہترین دماغوں نے ایک  
لمبے عرصہ کی گہری سوچ و فکر کے بعد آخر وہی تجویز پیش کی۔  
جسے اسلام اور قرآن آج سے نیزہ صدیاں قبل پیش کر چکا  
تھا چنانچہ قیام امن کے لئے یگانہ نیشنلزم کے قیام نے  
ایک بار پھر اس بات کی تصدیق کر دی۔ کہ اسلام کی تعلیم دینے  
والی کوئی ایسی عظیم و غیر ہستی ہے۔ کہ جس کے علم سے کوئی  
چیز مخفی نہیں۔ اور جس کی طرف رجوع کر کے ہی دنیا امن و  
چین کا سانس لے سکتی ہے۔

اسلام کی پیش کردہ ایک آف نیشنز کا فرض  
ایک آف نیشنز کی جو تشکیل اسلام نے پیش کی ہے۔  
اس میں جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ اس امر کی مراد  
موجود ہے کہ جس قوم کو ملکر نیچا دکھایا جائے۔ بعد میں اس  
کے حصے بخرے ذکر کرنے شروع کر دیئے جائیں۔ بلکہ صرف اس  
جھگڑے کو مٹایا جائے۔ جو حقیقتاً مابہ الذراع تھا۔ اور اصل  
امن قائم رکھنے کے لئے یہ ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ کیونکہ  
اگر اس کی اجازت ہو۔ تو جنگ کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع  
ہو جائیگا۔ اور فتح پائی والی قومیں پھر تقسیم اموال پر ایک دوسری  
کا گلا کاٹنے لگ جائیں گی۔ اور تھک کر ختم کرنے کے بعد بھی  
ان کے دلوں میں کہ درتیں بھری رہیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں  
کہ جنگ عظیم میں فتح پانے والی قریباً سب اقوام اگرچہ ظاہراً  
ایک دوسری کی دشمن نہیں۔ لیکن بعض مواقع پر ایسے ایسے  
اقبال کا ارتکاب کرتی رہتی ہیں۔ جن سے یہ بات پوری طرح  
متضح ہو جاتی ہے۔ کہ وہ درپردہ ایک دوسری سے سخت  
عداوت رکھ رہی ہیں۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ  
اگر جمعیتہ الاقوام کی زنجیر نے ان کو باندھ نہ رکھا ہوتا۔ تو اس  
وقت تک مفتوح قوم کے املاک کو آپس میں بانٹ لینے کے  
نتیجہ میں کئی بار جنگ ہو چکی ہوتی۔

پس یہ حالت ثبوت ہے اس امر کا کہ اسلام نے قیام  
امن کے لئے جو اساسی اصول تجویز کئے ہیں آج دنیا کی تمدن  
ترین اقوام اپنی بھلائی انہی کی پیروی میں یقین کر رہی ہیں۔  
یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ اسے ایک جدا گانہ نام دے  
لیں۔ لیکن دنیا کا کوئی منصف مزاج اس امر سے انکار کی جرأت  
نہیں کر سکتا۔ کہ انجام کار اشد سے اشد معاذین کو بھی دنیا کی  
پریشانیوں اور الجھنوں کے نجات کار راستہ وہی نظر آتا  
ہے۔ جو اسلام پیش کر چکا ہے۔ اور ہر پھر کر آخر سب کو اسی  
مقام پر آنا پڑتا ہے۔ جہاں اسلام لانا چاہتا ہے۔

1875



## نظارتوں کے اعلانات تعلیم و تربیت کے اعلانات

۱۱۔ بعض سکریٹریا تعلیم و تربیت کے ہمارے پاس تھے غلط درج چلے آ رہے ہیں۔ بعض سیکرٹری تبدیل بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن سچے تبدیل نہیں کر آئے گئے جس کی وجہ سے کام میں حرج واقع ہوتا ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے تیز اپنی جماعت کے پریزیڈنٹ۔ ڈائریکٹر کے صحیح پتوں سے بہت جلد دفتر کو اطلاع دیں۔ اور جب کسی کوئی عہدہ اپنی جائزہ رٹس کو تبدیل کرے یا نیا سیکرٹری مقرر ہو اس کی اطلاع فوراً نظارت متعلقہ کو دیدی جائے کہ اسے یہ تان کا صحیح پتہ درج رجسٹر ہوتا ہے۔

۱۲۔ جن جماعتوں میں رجسٹر تعلیم و تربیت بھیجے چکے ہیں۔ ان میں سے بہت سی جماعتوں کی طرف سے کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ابھی تک رجسٹر کی تکمیل شروع نہیں کی۔ لہذا تاکید ہے۔ کہ وہ جماعت جہاں رجسٹر تعلیم و تربیت پہنچ چکا ہے۔ باقاعدہ کام شروع کر کے ماہواری رپورٹ بھجوائے۔ اور جس جگہ ابھی تک رجسٹر پہنچے ہوں۔ بہت جلد دفتر ہذا اسے منگوائیں اس رجسٹر کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ حصول ڈاک ۱۲ اگر کسی نے ملنے والے دوست کے ہاتھ دستی منگوائیں۔ تو ہر گز بچت ہر سکتی ہے۔

۱۳۔ جن جماعتوں میں ابھی تک سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر نہ ہوئے ہوں۔ وہ بہت جلد کوئی موزون آدمی۔ جو باثر ہو۔ ہو۔ تعلیم و تربیت کے لئے منتخب کر کے ان کے نام سے بکھلا اطلاع دیں۔

۱۴۔ منسلک ذیل انجنوں میں۔ سندر جہ ذیل اجاب سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر ہوئے ہیں۔

۱۵۔ جماعت احمدیہ گوٹھ محمد بوٹا منٹھ قریب کرسندھ میں صوفی غلام محمد صاحب۔

۱۶۔ جماعت احمدیہ بڈھا کوٹ منٹھ قریب کرسندھ میں چوہدری غلام حیدر صاحب۔

اجاب کی آگاہی کے لئے بذریعہ اعلان نام شائع کے جاتے ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

## زمینداروں کی اقتصادی مشکلات کا حل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ بیش قیمت مضمون جو زمیندارہ کا نفرنس لائل پور میں پڑھا گیا تھا۔ اور جسے بعض اسلامی اخبارات نے بھی شائع کیا تھا۔ اب ٹریکٹ کی صورت میں بھی شائع کیا گیا ہے تاکہ اس مضمون کی خاطر خواہ اشاعت ہو سکے اس وقت ضرورت ہے۔ کہ زمینداروں تک یہ مضمون پہنچایا جائے تاکہ وہ حضور کے مشوروں پر عمل کرتے ہوئے اپنی اقتصادی حالت درست کر سکیں اس ٹریکٹ کے ہم مصنفات ہیں۔ کاغذ سفید لکھا چھپائی عمدہ ٹریکٹ سلا اور کٹا ہوا۔ سائز بھی موزون۔ مگر قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ سینکڑہ رکھی گئی ہے۔ اور ایک ہزار کے خریدار سے صرف بیس روپے لئے جائیں گے۔ یعنی دو روپیہ سینکڑہ کے حساب سے امید ہے اجاب جماعت اس کی اشاعت کی طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ فرمائشیں بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے پتہ پر بھیجئے۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

## شکر

الفضل ۱۵ سورخہ ہر اگست ۱۹۳۳ء میں حصول ثواب کا ایک بہترین موقعہ جس کے عنان سے میں نے یہ تحریک کی تھی۔ کہ بعض ایسے لوگ جو احمدیت سے دلچسپی رکھتے ہیں سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے غلوں میں نیت سے مشغول اور نور احمدیت کی نیکیا پاشی کے ولادہ ہوتے ہیں ان کو صداقت احمدیت آگاہ کرنے کی غرض سے ضرورت ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف تصنیفات پر اس کے مطالعہ بھیجی جائیں۔ مگر مفت اشاعت کا باعث نہ ہونے کے باعث میں اس مقصد کی تکمیل سے معذور ہوں۔ لہذا صاحب تقدس صاحب سے درخواست ہے۔ کہ مالی طور پر یا کتابیں بھیج کر جس طرح بھی ممکن ہو احاد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اس قسم کی کئی درخواستیں میرے پاس آئی ہوئیں ہیں۔

اس کے جواب میں کمری شیخ غلام احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ شروانی کوٹ سے لکھا ہے۔ میرے حساب میں عہدہ کی کتابیں بکڈپو سے خرید کر لی جادیں۔ چنانچہ یہ کتابیں خرید کر کے اور ۲۰ قاعدے سے میرا القرآن جو پیر منظور محمد صاحب

نے دئے۔ نہایت بیٹ میں بھجوا دئے گئے ہیں ان ہر دو اصحاب کا سچے دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو اصحاب کو اجر عظیم بخشے۔ مگر ابھی ضرورت باقی ہے۔ دوسرے اصحاب بھی اس کار خیر میں حصہ لیں۔ ناظر دعوت تبلیغ قادیان

## نظارت اعلیٰ کا اعلان

حسب ذیل جماعتوں کے کارکنوں کے انتخاب کی منظوری دی جاتی ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ رنگ پور کے کارکن

۱۔ پریزیڈنٹ۔ مولوی بدیر الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ پلیدہ۔

- ۲۔ جنرل سیکرٹری۔ خواجہ شمس الدین صاحب
- ۳۔ سیکرٹری مال۔ سکرٹری
- ۴۔ سکرٹری تبلیغ۔ مولوی کفہ کار ابو الحسن صاحب
- ۵۔ لائبریری۔ مولوی محمد فضل احمد صاحب
- ۶۔ امام الصلوٰۃ۔ قاضی خلیل الرحمن صاحب سب ڈپٹی مجسٹریٹ

## جماعت احمدیہ انوالہ اور ملکی کتب خانہ امیر جماعت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ جرنل انوالہ جس کے سابقہ چکر ۱۸۱۔ چکر ۹۴۵۔ چکر ۹۵۰۔ چکر ۹۵۱۔ چکر ۹۵۲۔ چکر ۹۵۳۔ چکر ۹۵۴۔ چکر ۹۵۵۔ چکر ۹۵۶۔ چکر ۹۵۷۔ چکر ۹۵۸۔ چکر ۹۵۹۔ چکر ۹۶۰۔ چکر ۹۶۱۔ چکر ۹۶۲۔ چکر ۹۶۳۔ چکر ۹۶۴۔ چکر ۹۶۵۔ چکر ۹۶۶۔ چکر ۹۶۷۔ چکر ۹۶۸۔ چکر ۹۶۹۔ چکر ۹۷۰۔ چکر ۹۷۱۔ چکر ۹۷۲۔ چکر ۹۷۳۔ چکر ۹۷۴۔ چکر ۹۷۵۔ چکر ۹۷۶۔ چکر ۹۷۷۔ چکر ۹۷۸۔ چکر ۹۷۹۔ چکر ۹۸۰۔ چکر ۹۸۱۔ چکر ۹۸۲۔ چکر ۹۸۳۔ چکر ۹۸۴۔ چکر ۹۸۵۔ چکر ۹۸۶۔ چکر ۹۸۷۔ چکر ۹۸۸۔ چکر ۹۸۹۔ چکر ۹۹۰۔ چکر ۹۹۱۔ چکر ۹۹۲۔ چکر ۹۹۳۔ چکر ۹۹۴۔ چکر ۹۹۵۔ چکر ۹۹۶۔ چکر ۹۹۷۔ چکر ۹۹۸۔ چکر ۹۹۹۔ چکر ۱۰۰۰۔ چکر ۱۰۰۱۔ چکر ۱۰۰۲۔ چکر ۱۰۰۳۔ چکر ۱۰۰۴۔ چکر ۱۰۰۵۔ چکر ۱۰۰۶۔ چکر ۱۰۰۷۔ چکر ۱۰۰۸۔ چکر ۱۰۰۹۔ چکر ۱۰۱۰۔ چکر ۱۰۱۱۔ چکر ۱۰۱۲۔ چکر ۱۰۱۳۔ چکر ۱۰۱۴۔ چکر ۱۰۱۵۔ چکر ۱۰۱۶۔ چکر ۱۰۱۷۔ چکر ۱۰۱۸۔ چکر ۱۰۱۹۔ چکر ۱۰۲۰۔ چکر ۱۰۲۱۔ چکر ۱۰۲۲۔ چکر ۱۰۲۳۔ چکر ۱۰۲۴۔ چکر ۱۰۲۵۔ چکر ۱۰۲۶۔ چکر ۱۰۲۷۔ چکر ۱۰۲۸۔ چکر ۱۰۲۹۔ چکر ۱۰۳۰۔ چکر ۱۰۳۱۔ چکر ۱۰۳۲۔ چکر ۱۰۳۳۔ چکر ۱۰۳۴۔ چکر ۱۰۳۵۔ چکر ۱۰۳۶۔ چکر ۱۰۳۷۔ چکر ۱۰۳۸۔ چکر ۱۰۳۹۔ چکر ۱۰۴۰۔ چکر ۱۰۴۱۔ چکر ۱۰۴۲۔ چکر ۱۰۴۳۔ چکر ۱۰۴۴۔ چکر ۱۰۴۵۔ چکر ۱۰۴۶۔ چکر ۱۰۴۷۔ چکر ۱۰۴۸۔ چکر ۱۰۴۹۔ چکر ۱۰۵۰۔ چکر ۱۰۵۱۔ چکر ۱۰۵۲۔ چکر ۱۰۵۳۔ چکر ۱۰۵۴۔ چکر ۱۰۵۵۔ چکر ۱۰۵۶۔ چکر ۱۰۵۷۔ چکر ۱۰۵۸۔ چکر ۱۰۵۹۔ چکر ۱۰۶۰۔ چکر ۱۰۶۱۔ چکر ۱۰۶۲۔ چکر ۱۰۶۳۔ چکر ۱۰۶۴۔ چکر ۱۰۶۵۔ چکر ۱۰۶۶۔ چکر ۱۰۶۷۔ چکر ۱۰۶۸۔ چکر ۱۰۶۹۔ چکر ۱۰۷۰۔ چکر ۱۰۷۱۔ چکر ۱۰۷۲۔ چکر ۱۰۷۳۔ چکر ۱۰۷۴۔ چکر ۱۰۷۵۔ چکر ۱۰۷۶۔ چکر ۱۰۷۷۔ چکر ۱۰۷۸۔ چکر ۱۰۷۹۔ چکر ۱۰۸۰۔ چکر ۱۰۸۱۔ چکر ۱۰۸۲۔ چکر ۱۰۸۳۔ چکر ۱۰۸۴۔ چکر ۱۰۸۵۔ چکر ۱۰۸۶۔ چکر ۱۰۸۷۔ چکر ۱۰۸۸۔ چکر ۱۰۸۹۔ چکر ۱۰۹۰۔ چکر ۱۰۹۱۔ چکر ۱۰۹۲۔ چکر ۱۰۹۳۔ چکر ۱۰۹۴۔ چکر ۱۰۹۵۔ چکر ۱۰۹۶۔ چکر ۱۰۹۷۔ چکر ۱۰۹۸۔ چکر ۱۰۹۹۔ چکر ۱۱۰۰۔ چکر ۱۱۰۱۔ چکر ۱۱۰۲۔ چکر ۱۱۰۳۔ چکر ۱۱۰۴۔ چکر ۱۱۰۵۔ چکر ۱۱۰۶۔ چکر ۱۱۰۷۔ چکر ۱۱۰۸۔ چکر ۱۱۰۹۔ چکر ۱۱۱۰۔ چکر ۱۱۱۱۔ چکر ۱۱۱۲۔ چکر ۱۱۱۳۔ چکر ۱۱۱۴۔ چکر ۱۱۱۵۔ چکر ۱۱۱۶۔ چکر ۱۱۱۷۔ چکر ۱۱۱۸۔ چکر ۱۱۱۹۔ چکر ۱۱۲۰۔ چکر ۱۱۲۱۔ چکر ۱۱۲۲۔ چکر ۱۱۲۳۔ چکر ۱۱۲۴۔ چکر ۱۱۲۵۔ چکر ۱۱۲۶۔ چکر ۱۱۲۷۔ چکر ۱۱۲۸۔ چکر ۱۱۲۹۔ چکر ۱۱۳۰۔ چکر ۱۱۳۱۔ چکر ۱۱۳۲۔ چکر ۱۱۳۳۔ چکر ۱۱۳۴۔ چکر ۱۱۳۵۔ چکر ۱۱۳۶۔ چکر ۱۱۳۷۔ چکر ۱۱۳۸۔ چکر ۱۱۳۹۔ چکر ۱۱۴۰۔ چکر ۱۱۴۱۔ چکر ۱۱۴۲۔ چکر ۱۱۴۳۔ چکر ۱۱۴۴۔ چکر ۱۱۴۵۔ چکر ۱۱۴۶۔ چکر ۱۱۴۷۔ چکر ۱۱۴۸۔ چکر ۱۱۴۹۔ چکر ۱۱۵۰۔ چکر ۱۱۵۱۔ چکر ۱۱۵۲۔ چکر ۱۱۵۳۔ چکر ۱۱۵۴۔ چکر ۱۱۵۵۔ چکر ۱۱۵۶۔ چکر ۱۱۵۷۔ چکر ۱۱۵۸۔ چکر ۱۱۵۹۔ چکر ۱۱۶۰۔ چکر ۱۱۶۱۔ چکر ۱۱۶۲۔ چکر ۱۱۶۳۔ چکر ۱۱۶۴۔ چکر ۱۱۶۵۔ چکر ۱۱۶۶۔ چکر ۱۱۶۷۔ چکر ۱۱۶۸۔ چکر ۱۱۶۹۔ چکر ۱۱۷۰۔ چکر ۱۱۷۱۔ چکر ۱۱۷۲۔ چکر ۱۱۷۳۔ چکر ۱۱۷۴۔ چکر ۱۱۷۵۔ چکر ۱۱۷۶۔ چکر ۱۱۷۷۔ چکر ۱۱۷۸۔ چکر ۱۱۷۹۔ چکر ۱۱۸۰۔ چکر ۱۱۸۱۔ چکر ۱۱۸۲۔ چکر ۱۱۸۳۔ چکر ۱۱۸۴۔ چکر ۱۱۸۵۔ چکر ۱۱۸۶۔ چکر ۱۱۸۷۔ چکر ۱۱۸۸۔ چکر ۱۱۸۹۔ چکر ۱۱۹۰۔ چکر ۱۱۹۱۔ چکر ۱۱۹۲۔ چکر ۱۱۹۳۔ چکر ۱۱۹۴۔ چکر ۱۱۹۵۔ چکر ۱۱۹۶۔ چکر ۱۱۹۷۔ چکر ۱۱۹۸۔ چکر ۱۱۹۹۔ چکر ۱۲۰۰۔ چکر ۱۲۰۱۔ چکر ۱۲۰۲۔ چکر ۱۲۰۳۔ چکر ۱۲۰۴۔ چکر ۱۲۰۵۔ چکر ۱۲۰۶۔ چکر ۱۲۰۷۔ چکر ۱۲۰۸۔ چکر ۱۲۰۹۔ چکر ۱۲۱۰۔ چکر ۱۲۱۱۔ چکر ۱۲۱۲۔ چکر ۱۲۱۳۔ چکر ۱۲۱۴۔ چکر ۱۲۱۵۔ چکر ۱۲۱۶۔ چکر ۱۲۱۷۔ چکر ۱۲۱۸۔ چکر ۱۲۱۹۔ چکر ۱۲۲۰۔ چکر ۱۲۲۱۔ چکر ۱۲۲۲۔ چکر ۱۲۲۳۔ چکر ۱۲۲۴۔ چکر ۱۲۲۵۔ چکر ۱۲۲۶۔ چکر ۱۲۲۷۔ چکر ۱۲۲۸۔ چکر ۱۲۲۹۔ چکر ۱۲۳۰۔ چکر ۱۲۳۱۔ چکر ۱۲۳۲۔ چکر ۱۲۳۳۔ چکر ۱۲۳۴۔ چکر ۱۲۳۵۔ چکر ۱۲۳۶۔ چکر ۱۲۳۷۔ چکر ۱۲۳۸۔ چکر ۱۲۳۹۔ چکر ۱۲۴۰۔ چکر ۱۲۴۱۔ چکر ۱۲۴۲۔ چکر ۱۲۴۳۔ چکر ۱۲۴۴۔ چکر ۱۲۴۵۔ چکر ۱۲۴۶۔ چکر ۱۲۴۷۔ چکر ۱۲۴۸۔ چکر ۱۲۴۹۔ چکر ۱۲۵۰۔ چکر ۱۲۵۱۔ چکر ۱۲۵۲۔ چکر ۱۲۵۳۔ چکر ۱۲۵۴۔ چکر ۱۲۵۵۔ چکر ۱۲۵۶۔ چکر ۱۲۵۷۔ چکر ۱۲۵۸۔ چکر ۱۲۵۹۔ چکر ۱۲۶۰۔ چکر ۱۲۶۱۔ چکر ۱۲۶۲۔ چکر ۱۲۶۳۔ چکر ۱۲۶۴۔ چکر ۱۲۶۵۔ چکر ۱۲۶۶۔ چکر ۱۲۶۷۔ چکر ۱۲۶۸۔ چکر ۱۲۶۹۔ چکر ۱۲۷۰۔ چکر ۱۲۷۱۔ چکر ۱۲۷۲۔ چکر ۱۲۷۳۔ چکر ۱۲۷۴۔ چکر ۱۲۷۵۔ چکر ۱۲۷۶۔ چکر ۱۲۷۷۔ چکر ۱۲۷۸۔ چکر ۱۲۷۹۔ چکر ۱۲۸۰۔ چکر ۱۲۸۱۔ چکر ۱۲۸۲۔ چکر ۱۲۸۳۔ چکر ۱۲۸۴۔ چکر ۱۲۸۵۔ چکر ۱۲۸۶۔ چکر ۱۲۸۷۔ چکر ۱۲۸۸۔ چکر ۱۲۸۹۔ چکر ۱۲۹۰۔ چکر ۱۲۹۱۔ چکر ۱۲۹۲۔ چکر ۱۲۹۳۔ چکر ۱۲۹۴۔ چکر ۱۲۹۵۔ چکر ۱۲۹۶۔ چکر ۱۲۹۷۔ چکر ۱۲۹۸۔ چکر ۱۲۹۹۔ چکر ۱۳۰۰۔ چکر ۱۳۰۱۔ چکر ۱۳۰۲۔ چکر ۱۳۰۳۔ چکر ۱۳۰۴۔ چکر ۱۳۰۵۔ چکر ۱۳۰۶۔ چکر ۱۳۰۷۔ چکر ۱۳۰۸۔ چکر ۱۳۰۹۔ چکر ۱۳۱۰۔ چکر ۱۳۱۱۔ چکر ۱۳۱۲۔ چکر ۱۳۱۳۔ چکر ۱۳۱۴۔ چکر ۱۳۱۵۔ چکر ۱۳۱۶۔ چکر ۱۳۱۷۔ چکر ۱۳۱۸۔ چکر ۱۳۱۹۔ چکر ۱۳۲۰۔ چکر ۱۳۲۱۔ چکر ۱۳۲۲۔ چکر ۱۳۲۳۔ چکر ۱۳۲۴۔ چکر ۱۳۲۵۔ چکر ۱۳۲۶۔ چکر ۱۳۲۷۔ چکر ۱۳۲۸۔ چکر ۱۳۲۹۔ چکر ۱۳۳۰۔ چکر ۱۳۳۱۔ چکر ۱۳۳۲۔ چکر ۱۳۳۳۔ چکر ۱۳۳۴۔ چکر ۱۳۳۵۔ چکر ۱۳۳۶۔ چکر ۱۳۳۷۔ چکر ۱۳۳۸۔ چکر ۱۳۳۹۔ چکر ۱۳۴۰۔ چکر ۱۳۴۱۔ چکر ۱۳۴۲۔ چکر ۱۳۴۳۔ چکر ۱۳۴۴۔ چکر ۱۳۴۵۔ چکر ۱۳۴۶۔ چکر ۱۳۴۷۔ چکر ۱۳۴۸۔ چکر ۱۳۴۹۔ چکر ۱۳۵۰۔ چکر ۱۳۵۱۔ چکر ۱۳۵۲۔ چکر ۱۳۵۳۔ چکر ۱۳۵۴۔ چکر ۱۳۵۵۔ چکر ۱۳۵۶۔ چکر ۱۳۵۷۔ چکر ۱۳۵۸۔ چکر ۱۳۵۹۔ چکر ۱۳۶۰۔ چکر ۱۳۶۱۔ چکر ۱۳۶۲۔ چکر ۱۳۶۳۔ چکر ۱۳۶۴۔ چکر ۱۳۶۵۔ چکر ۱۳۶۶۔ چکر ۱۳۶۷۔ چکر ۱۳۶۸۔ چکر ۱۳۶۹۔ چکر ۱۳۷۰۔ چکر ۱۳۷۱۔ چکر ۱۳۷۲۔ چکر ۱۳۷۳۔ چکر ۱۳۷۴۔ چکر ۱۳۷۵۔ چکر ۱۳۷۶۔ چکر ۱۳۷۷۔ چکر ۱۳۷۸۔ چکر ۱۳۷۹۔ چکر ۱۳۸۰۔ چکر ۱۳۸۱۔ چکر ۱۳۸۲۔ چکر ۱۳۸۳۔ چکر ۱۳۸۴۔ چکر ۱۳۸۵۔ چکر ۱۳۸۶۔ چکر ۱۳۸۷۔ چکر ۱۳۸۸۔ چکر ۱۳۸۹۔ چکر ۱۳۹۰۔ چکر ۱۳۹۱۔ چکر ۱۳۹۲۔ چکر ۱۳۹۳۔ چکر ۱۳۹۴۔ چکر ۱۳۹۵۔ چکر ۱۳۹۶۔ چکر ۱۳۹۷۔ چکر ۱۳۹۸۔ چکر ۱۳۹۹۔ چکر ۱۴۰۰۔ چکر ۱۴۰۱۔ چکر ۱۴۰۲۔ چکر ۱۴۰۳۔ چکر ۱۴۰۴۔ چکر ۱۴۰۵۔ چکر ۱۴۰۶۔ چکر ۱۴۰۷۔ چکر ۱۴۰۸۔ چکر ۱۴۰۹۔ چکر ۱۴۱۰۔ چکر ۱۴۱۱۔ چکر ۱۴۱۲۔ چکر ۱۴۱۳۔ چکر ۱۴۱۴۔ چکر ۱۴۱۵۔ چکر ۱۴۱۶۔ چکر ۱۴۱۷۔ چکر ۱۴۱۸۔ چکر ۱۴۱۹۔ چکر ۱۴۲۰۔ چکر ۱۴۲۱۔ چکر ۱۴۲۲۔ چکر ۱۴۲۳۔ چکر ۱۴۲۴۔ چکر ۱۴۲۵۔ چکر ۱۴۲۶۔ چکر ۱۴۲۷۔ چکر ۱۴۲۸۔ چکر ۱۴۲۹۔ چکر ۱۴۳۰۔ چکر ۱۴۳۱۔ چکر ۱۴۳۲۔ چکر ۱۴۳۳۔ چکر ۱۴۳۴۔ چکر ۱۴۳۵۔ چکر ۱۴۳۶۔ چکر ۱۴۳۷۔ چکر ۱۴۳۸۔ چکر ۱۴۳۹۔ چکر ۱۴۴۰۔ چکر ۱۴۴۱۔ چکر ۱۴۴۲۔ چکر ۱۴۴۳۔ چکر ۱۴۴۴۔ چکر ۱۴۴۵۔ چکر ۱۴۴۶۔ چکر ۱۴۴۷۔ چکر ۱۴۴۸۔ چکر ۱۴۴۹۔ چکر ۱۴۵۰۔ چکر ۱۴۵۱۔ چکر ۱۴۵۲۔ چکر ۱۴۵۳۔ چکر ۱۴۵۴۔ چکر ۱۴۵۵۔ چکر ۱۴۵۶۔ چکر ۱۴۵۷۔ چکر ۱۴۵۸۔ چکر ۱۴۵۹۔ چکر ۱۴۶۰۔ چکر ۱۴۶۱۔ چکر ۱۴۶۲۔ چکر ۱۴۶۳۔ چکر ۱۴۶۴۔ چکر ۱۴۶۵۔ چکر ۱۴۶۶۔ چکر ۱۴۶۷۔ چکر ۱۴۶۸۔ چکر ۱۴۶۹۔ چکر ۱۴۷۰۔ چکر ۱۴۷۱۔ چکر ۱۴۷۲۔ چکر ۱۴۷۳۔ چکر ۱۴۷۴۔ چکر ۱۴۷۵۔ چکر ۱۴۷۶۔ چکر ۱۴۷۷۔ چکر ۱۴۷۸۔ چکر ۱۴۷۹۔ چکر ۱۴۸۰۔ چکر ۱۴۸۱۔ چکر ۱۴۸۲۔ چکر ۱۴۸۳۔ چکر ۱۴۸۴۔ چکر ۱۴۸۵۔ چکر ۱۴۸۶۔ چکر ۱۴۸۷۔ چکر ۱۴۸۸۔ چکر ۱۴۸۹۔ چکر ۱۴۹۰۔ چکر ۱۴۹۱۔ چکر ۱۴۹۲۔ چکر ۱۴۹۳۔ چکر ۱۴۹۴۔ چکر ۱۴۹۵۔ چکر ۱۴۹۶۔ چکر ۱۴۹۷۔ چکر ۱۴۹۸۔ چکر ۱۴۹۹۔ چکر ۱۵۰۰۔ چکر ۱۵۰۱۔ چکر ۱۵۰۲۔ چکر ۱۵۰۳۔ چکر ۱۵۰۴۔ چکر ۱۵۰۵۔ چکر ۱۵۰۶۔ چکر ۱۵۰۷۔ چکر ۱۵۰۸۔ چکر ۱۵۰۹۔ چکر ۱۵۱۰۔ چکر ۱۵۱۱۔ چکر ۱۵۱۲۔ چکر ۱۵۱۳۔ چکر ۱۵۱۴۔ چکر ۱۵۱۵۔ چکر ۱۵۱۶۔ چکر ۱۵۱۷۔ چکر ۱۵۱۸۔ چکر ۱۵۱۹۔ چکر ۱۵۲۰۔ چکر ۱۵۲۱۔ چکر ۱۵۲۲۔ چکر ۱۵۲۳۔ چکر ۱۵۲۴۔ چکر ۱۵۲۵۔ چکر ۱۵۲۶۔ چکر ۱۵۲۷۔ چکر ۱۵۲۸۔ چکر ۱۵۲۹۔ چکر ۱۵۳۰۔ چکر ۱۵۳۱۔ چکر ۱۵۳۲۔ چکر ۱۵۳۳۔ چکر ۱۵۳۴۔ چکر ۱۵۳۵۔ چکر ۱۵۳۶۔ چکر ۱۵۳۷۔ چکر ۱۵۳۸۔ چکر ۱۵۳۹۔ چکر ۱۵۴۰۔ چکر ۱۵۴۱۔ چکر ۱۵۴۲۔ چکر ۱۵۴۳۔ چکر ۱۵۴۴۔ چکر ۱۵۴۵۔ چکر ۱۵۴۶۔ چکر ۱۵۴۷۔ چکر ۱۵۴۸۔ چکر ۱۵۴۹۔ چکر ۱۵۵۰۔ چکر ۱۵۵۱۔ چکر ۱۵۵۲۔ چکر ۱۵۵۳۔ چکر ۱۵۵۴۔ چکر ۱۵۵۵۔ چکر ۱۵۵۶۔ چکر ۱۵۵۷۔ چکر ۱۵۵۸۔ چکر ۱۵۵۹۔ چکر ۱۵۶۰۔ چکر ۱۵۶۱۔ چکر ۱۵۶۲۔ چکر ۱۵۶۳۔ چکر ۱۵۶۴۔ چکر ۱۵۶۵۔ چکر ۱۵۶۶۔ چکر ۱۵۶۷۔ چکر ۱۵۶۸۔ چکر ۱۵۶۹۔ چکر ۱۵۷۰۔ چکر ۱۵۷۱۔ چکر ۱۵۷۲۔ چکر ۱۵۷۳۔ چکر ۱۵۷۴۔ چکر ۱۵۷۵۔ چکر ۱۵۷۶۔ چکر ۱۵۷۷۔ چکر ۱۵۷۸۔ چکر ۱۵۷۹۔ چکر ۱۵۸۰۔ چکر ۱۵۸۱۔ چکر ۱۵۸۲۔ چکر ۱۵۸۳۔ چکر ۱۵۸۴۔ چکر ۱۵۸۵۔ چکر ۱۵۸۶۔ چکر ۱۵۸۷۔ چکر ۱۵۸۸۔ چکر ۱۵۸۹۔ چکر ۱۵۹۰۔ چکر ۱۵۹۱۔ چکر ۱۵۹۲۔ چکر ۱۵۹۳۔ چکر ۱۵۹۴۔ چکر ۱۵۹۵۔ چکر ۱۵۹۶۔ چکر ۱۵۹۷۔ چکر ۱۵۹۸۔ چکر ۱۵۹۹۔ چکر ۱۶۰۰۔ چکر ۱۶۰۱۔ چکر ۱۶۰۲۔ چکر ۱۶۰۳۔ چکر ۱۶۰۴۔ چکر ۱۶۰۵۔ چکر ۱۶۰۶۔ چکر ۱۶۰۷۔ چکر ۱۶۰۸۔ چکر ۱۶۰۹۔ چکر ۱۶۱۰۔ چکر ۱۶۱۱۔ چکر ۱۶۱۲۔ چکر ۱۶۱۳۔ چکر ۱۶۱۴۔ چکر ۱۶۱۵۔ چکر ۱۶۱۶۔ چکر ۱۶۱۷۔ چکر ۱۶۱۸۔ چکر ۱۶۱۹۔ چکر ۱۶۲۰۔ چکر ۱۶۲۱۔ چکر ۱۶۲۲۔ چکر ۱۶۲۳۔ چکر ۱۶۲۴۔ چکر ۱۶۲۵۔ چکر ۱۶۲۶۔ چکر ۱۶۲۷۔ چکر ۱۶۲۸۔ چکر ۱۶۲۹۔ چکر ۱۶۳۰۔ چکر ۱۶۳۱۔ چکر ۱۶۳۲۔ چکر ۱۶۳۳۔ چکر ۱۶۳۴۔ چکر ۱۶۳۵۔ چکر ۱۶۳۶۔ چکر ۱۶۳۷۔ چکر ۱۶۳۸۔ چکر ۱۶۳۹۔ چکر ۱۶۴۰۔ چکر ۱۶۴۱۔ چکر ۱۶۴۲۔ چکر ۱۶۴۳۔ چکر ۱۶۴۴۔ چکر ۱۶۴۵۔ چکر ۱۶۴۶۔ چکر ۱۶۴۷۔ چکر ۱۶۴۸۔ چکر ۱۶۴۹۔ چکر ۱۶۵۰۔ چکر ۱۶۵۱۔ چکر ۱۶۵۲۔ چکر ۱۶۵۳۔ چکر ۱۶۵۴۔ چکر ۱۶۵۵۔ چکر ۱۶۵۶۔ چکر ۱۶۵۷۔ چکر ۱۶۵۸۔ چکر ۱۶۵۹۔ چکر ۱۶۶۰۔ چکر ۱۶۶۱۔ چکر ۱۶۶۲۔ چکر ۱۶۶۳۔ چکر ۱۶۶۴۔ چکر ۱۶۶۵۔ چکر ۱۶۶۶۔ چکر ۱۶۶۷۔ چکر ۱۶۶۸۔ چکر ۱۶۶۹۔ چکر ۱۶۷۰۔ چکر ۱۶۷۱۔ چکر ۱۶۷۲۔ چکر ۱۶۷۳۔ چکر ۱۶۷۴۔ چکر ۱۶۷۵۔ چکر ۱۶۷۶۔ چکر ۱۶۷۷۔ چکر ۱۶۷۸۔ چکر ۱۶۷۹۔ چکر ۱۶۸۰۔ چکر ۱۶۸۱۔ چکر ۱۶۸۲۔ چکر ۱۶۸۳۔ چکر ۱۶۸۴۔ چکر ۱۶۸۵۔ چکر ۱۶۸۶۔ چکر ۱۶۸۷۔ چکر ۱۶۸۸۔ چکر ۱۶۸۹۔ چکر ۱۶۹۰۔ چکر ۱۶۹۱۔ چکر ۱۶۹۲۔ چکر ۱۶۹۳۔ چکر ۱۶۹۴۔ چکر ۱۶۹۵۔ چکر ۱۶۹۶۔ چکر ۱۶۹۷۔ چکر ۱۶۹۸۔ چکر ۱۶۹۹۔ چکر ۱۷۰۰۔ چکر ۱۷۰۱۔ چکر ۱۷۰۲۔ چکر ۱۷۰۳۔ چکر ۱۷۰۴۔ چکر ۱۷۰۵۔ چکر ۱۷۰۶۔ چکر ۱۷۰۷۔ چکر ۱۷۰۸۔ چکر ۱۷۰۹۔ چکر ۱۷۱۰۔ چکر ۱۷۱۱۔ چکر ۱۷۱۲۔ چکر ۱۷۱۳۔ چکر ۱۷۱۴۔ چکر ۱۷۱۵۔ چکر ۱۷۱۶۔ چکر ۱۷۱۷۔ چکر ۱۷۱۸۔ چکر ۱۷۱۹۔ چکر ۱۷۲۰۔ چکر ۱۷۲۱۔ چکر ۱۷۲۲۔ چکر ۱۷۲۳۔ چکر ۱۷۲۴۔ چکر ۱۷۲۵۔ چکر ۱۷۲۶۔ چکر ۱۷۲۷۔ چکر ۱۷۲۸۔ چکر ۱۷۲۹۔ چکر ۱۷۳۰۔ چکر ۱۷۳۱۔ چکر ۱۷۳۲۔ چکر ۱۷۳۳۔ چکر ۱۷۳۴۔ چکر ۱۷۳۵۔ چکر ۱۷۳۶۔ چکر ۱۷۳۷۔ چکر ۱۷۳۸۔ چکر ۱۷۳۹۔ چکر ۱۷۴۰۔ چکر ۱۷۴۱۔ چکر ۱۷۴۲۔ چکر ۱۷۴۳۔ چکر ۱۷۴۴۔ چکر ۱۷۴۵۔ چکر ۱۷۴۶۔ چکر ۱۷۴۷۔ چکر ۱۷۴۸۔ چکر ۱۷۴۹۔ چکر ۱۷۵۰۔ چکر ۱۷۵۱۔ چکر ۱۷۵۲۔ چکر ۱۷۵۳۔ چکر ۱۷۵۴۔ چکر ۱۷۵۵۔ چکر ۱۷۵۶۔ چکر ۱۷۵۷۔ چکر ۱۷۵۸۔ چکر ۱۷۵۹۔ چکر ۱۷۶۰۔ چکر ۱۷۶۱۔ چکر ۱۷۶۲۔ چکر ۱۷۶۳۔ چکر ۱۷۶۴۔ چکر ۱۷۶۵۔ چکر ۱۷۶۶۔ چکر ۱۷۶۷۔ چکر ۱۷۶۸۔ چکر ۱۷۶۹۔ چکر ۱۷۷۰۔ چکر ۱۷۷۱۔ چکر ۱۷۷۲۔ چکر ۱۷۷۳۔ چکر ۱۷۷۴۔ چکر ۱



# مسلمانان کشمیر پر اسلام کی خون ریزان

حکومت کشمیر کی مسلم عیال غیر مسلم طبقہ کے صاحب اقتدار ہمارے سوخ ہونے کے باعث جیوانوں سے بھی بدتر زندگی بسر کر رہی ہے۔ حکومت کا وہ منظور نظر طبقہ اب اپنی ذہنیت میں اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ کہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہت ہے۔ ان حالات کو جو کشمیر کے اندر رونما ہوئے۔ اور ہر جگہ ہیں۔ احاطہ تحریر میں لانا قطعاً غیر ممکن ہے۔ لیکن اس وقت تک جو کچھ معلوم ہو سکا۔ اس کی وضاحتی سی تصویر پیش کی جاتی ہے:

## حکومت کشمیر کا سرکاری اعلان

سرکاری اعلان میں کشمیر کے جانگزاہ واقعات کی ذمہ داری مسلمانوں پر عائد کی گئی ہے۔ واضح رہے۔ کہ یہ اعلان صرف ریاستی دیکھ بھلے حکم کی اطلاعات پر مبنی ہے۔ اور یہ طبقہ وہی ہے جس کا تعصب ایسے مسلمانوں کو پھیل دینا ہے۔ یہی طبقہ اپنی کارکردگی اور کتاب پر کتاب وغیرہ میں کئی ایک ذرائع سے دکھارہا ہے۔ سرکاری اس وقت کو حقیقت اپنے اندر رکھتا۔ جب کہ وہ وہ نہ طور پر تحقیقات کے بعد شائع ہوتا۔ مگر ستم غریبی۔ حقد ہو۔ ایک تحقیقاتی کمیٹی سرکاری طور پر قائم کی گئی۔ جس کے دو مسلمان بھی مدعو کئے گئے۔ لیکن انہوں نے اپنے آپ کو کسی سرکاری انکار کر دیا تو حکومت نے اس کمیٹی کو کسی کی کمیٹی کا نام دے کر کاروائی سرکاری طور پر جاری رکھی اس انکیوری کمیٹی کی رپورٹ شائع ہونے سے پہلے سرکاری اعلان جاری کرنا جس میں ذمہ داری مسلمانوں پر عائد کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ کیونکہ خیالات کو اپنے حق میں بنایا جائے۔ اور انکیوری کمیٹی کی سرکاری ہی ہے۔ تاہم اس کے نتائج پر قبل از وقت شائع کیے جائے۔ اور یہ اعلان کر کے ایک طرح انکیوری کمیٹی کے سر کے لئے حضور منظر سے اپنا عندیہ ظاہر کرنا ہے۔ اس دلائل پر کمیٹی کے اصحاب بھی گامزن ہوں۔

## تحقیقاتی کمیٹی کی حقیقت

مگر اس انکیوری کمیٹی میں سر دلال صاحب جین جٹس کے سرکار ہے۔ اور سنا جاتا ہے۔ کہ وہ کچھ سوالات کے تحت ہی کمیٹی کی کوشش فرماتے ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ حقیقت تک پہنچنا اہم حال ہے۔

دو غیر ریاستی مسلمان شریک کئے جائیں۔ جن پر کسی ریاستی منسٹر وغیرہ کا دیا وند ہو۔ تاکہ وہ آزادی سے شہادت پر جرح کر کے اہلیت پر پورنچ جائے۔ مسلم ملازمان جیل و دیگر گواہوں کو تکالیف دے کر سکھایا جا رہا ہے۔ کہ وہ اہلیت کو پوشیدہ رکھ کر ایگزیکٹو حکام کے سفروندہ واقعات کی تائید کریں۔ ایسے حالات کی موجودگی میں کمیٹی کی رپورٹ سے پہلے سرکاری اعلان کا حضور منسٹر کی طرف سے شائع کرنا اہل حکمتی سکیم کی ایک کڑی ہے۔ جس کو ڈاکٹر مونجے اور مدن موہن نے تیار کیا ہے۔ اور جس کی چند کڑیوں میں سے ایک کوئی سر راجہ ہری کشن کول صاحب کشمیری پنڈت کی شکل میں رد ہوا ہوئی ہے۔ یہ وہی ہری کشن کول ہیں۔ جو بقول اخبار عام پنجاب کے پنڈتوں کے ارشاد پر ریاست کے پنڈتوں کی امداد کے طور پر تشریف لے جانے والے تھے۔ لیکن واہ رے قدرت اگر پنڈت صاحب موموت ہندوؤں کی طرف سے تشریف لائے تو صرف ہندوؤں کے بیان کردہ واقعات قلمبند کرتے۔ مگر اب تو انہیں ریاست میں سب سے بڑا با اختیار بنا دیا گیا ہے۔

## واقعہ ہالکہ کی چشم دید شہادت

واقعہ جیل کی چشم دید شہادت جو ہم کو مولوی عبداللہ صاحب دیر قمر الدین صاحب وکلا و دیگر اصحاب کے بیان سے معلوم ہوئی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہر دو صاحبان ملزم عبدالقدیر صاحب کی طرف سے پیر و کار تھے۔ اس کے علاوہ مسٹر نظام محمد صاحب بی اسے ایل ایل بی موجود تھے۔ ۱۴ جولائی ۱۳۴۷ء کو مسلمانوں کی ایک جماعت جیل کے باہر تشریف صاحب کا مقدمہ سننے کے لئے جمع ہوئی۔ جس کا ہرگز یہ مقدمہ نہ تھا۔ کہ وہ کسی قیدی کو چھڑائے۔ مقدمہ عبدالقدیر کے ساتھ مسلمانوں کو یہ تعلق تھا کہ عبدالقدیر تو ہمیں قرآن کریم کے مسئلہ میں تقریر کرنے پر گرفتار کیا گیا تھا۔ اور مسلمان اس مقدمہ کو مذہبی مقدمہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے مقدمہ کی کاروائی سننے کے لئے آئے۔ مسلمانوں کا فخری تھا تھا تھا۔ مسلمان ہرگز جیل کے دروازہ کی طرف نہیں دوڑے اور نہ گارد پر حملہ کیا۔ اور نہ ہی بھاٹک سے داخل ہو کر اندرونی دروازہ پر پہنچنے کی کوشش کی۔ بلکہ بیرونی بھاٹک کھلا تھا۔ لوگ بیرونی بھاٹک سے داخل ہو کر بیرونی صحن میں ہلا روک ٹوک آتے جاتے تھے۔ صاحب مستن جی کے آنے پر دو تین سو اشخاص ان کے ساتھ

بیرونی صحن میں داخل ہوئے۔ سسٹن جی نے دھکا دھکڑ سے کہا کہ لوگوں کو ہدایت کریں۔ کہ باتیں کر کے شور نہ ڈالیں۔ وکلا و ملزم نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ آپ چلے جائیں۔ اسلام کا حکم ہے۔ کہ امن سے رہو۔ اس پر لوگ اس صحن سے جی میں جیتے باہر چلے گئے۔ جیل کے متصل ایک باغ میں ایک اور جماعت مسلمانوں کی مقدمہ سننے کے لئے جمع تھی کہ مسلمان پولیس افسر نے وکلا و ملزم سے کہا۔ کہ اس جماعت کو بھی ہدایت کی جائے۔ کہ وہ بھی چلی جائے۔ اور صحن میں نہ آئے۔ چنانچہ وکیل نے معہ ایک پولیس کے آدمی کے انہیں کہا۔ کہ آپ چلے جائیں۔ اور کوئی آدمی صحن میں نہ آئے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نماز پڑھ رہے ہیں۔ چلے جاتے ہیں۔ لوگ نماز کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ وکلا و ملزم اور سپاہی واپس چلے آئے۔ اور گورنر کشمیر پولیس موجود۔ انہوں نے پولیس کو بھی دھکا دھکڑ کرنا شروع کیا۔ کہا۔ پولیس واسطہ تھوڑا سا لے کر دوڑے اور باغ والے لوگ گورنر گرفتار کرنا شروع کیا۔ جو نماز کے لئے تیاری کر رہے تھے۔ چند اشخاص کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ اس تشدد کو دیکھ کر مجمع میں شور پیدا ہوا اور فوراً گولی چلا دی گئی۔ اگر مجمع جمع کو منتشر کرنا مقصد ہوتا۔ تو اس کے زیادہ زیادہ لائق خارج کافی تھا۔ مگر اب دیکھا گیا بلکہ گولی چلائی گئی جس سے بے بس اور ہتے مسلمان اس طرح گریے میں درخت چٹے کرتے ہیں اس کی ساق پر تھم جاتے رہے غرضیکہ اس کوئی چلنے سے کچھ اصحاب قتل ہوئے۔ اور بہت زخمی ہوئے۔ جن نے جاگ کر قریب تو پولیس والوں کہا کہ پولیس لال کو آگ لگ گئی مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ کوئی جگہ نہیں جلی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس والوں خود ہی آگ لگائی۔ اور خود ہی بجائی۔ حالانکہ یہ صاف ہے کہ اگر کوئی آگ لگاتا۔ تو وہ موقع پر گرفتار ہوتا۔ کیونکہ پولیس مسلح ہو کر ہر قسم کے عارضاتی کسی قیدی نے مسلح پولیس بندوق چھیننے کی کوشش نہیں کی۔ نہ کسی مسلمان کسی سپاہی نے قریب کیا۔ مجمع کو تیرہ نہیں لگی۔ کہ تم منتشر ہو جاؤ۔ نہ جمع غلات تانوں اور نہ لوگوں کو حملہ کیا ٹیلیفون اور تار کاٹنے کا واقعہ سرسری غلط ہے جبکہ بندوقیں چلیں۔ تو جواباً لوگوں نے کچھ پتھر مارے۔ گولی آٹا فافا پلائی گئی۔ لوگ وچار ناگد قصبہ کا نام ہے۔ اس کی طرف نہیں گئے۔ اور نہ ہی ان لوگوں نے شہر کا رخ بلکہ اس قتل عام سے بچنے کیلئے ہندوؤں کی طرف ڈال دیا۔ اور رٹ مار کی داستانیں بنائی گئیں۔ اسکا ثبوت یہ ہے کہ جس جگہ بھی شہر میں لوٹ مار کی داستان بنائی گئی ہے۔ وہاں ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہے۔ اور جس جگہ شہر پر پنڈتوں کی آبادی کم ہے۔ وہاں کوئی شکایت لوٹ مار کی نہیں بنائی۔ اس کا علاوہ دوسرا ثبوت یہ ہے۔ کہ جس جگہ شہر میں لوٹ مار کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ ان جگہ پر چھپس دن بعد تلاشی لینے پر ہندوؤں کی دکانوں مال ان گھروں نکل رہا ہے۔

فوجیوں کے مظالم  
ملزمی سواروں کے شہر میں روانہ کی گئی۔ ملزمی کے سپاہیوں



## جموں میں مسلمانوں پر گولی چلا دی گئی

ایک قتل اور زخمی ہو گئے مساجد پر فوج قبضہ کر لیا

سیالکوٹ۔ ۱۸ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جموں میں مسلمانوں کے جلوس پر ڈوگر پولیس اور فوج نے کئی بار حملے کئے۔ مساجد پر فوج نے قبضہ کر لیا۔ آخر جلوس پر گولی چلا دی گئی جس سے متعدد اشخاص جن میں بچے بھی شامل ہیں زخمی ہوئے۔ اور ایک قتل ہو گیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ سرنگر کے بعد جموں میں بھی حکومت کشمیر تباہی تشدد پر اتر آئی ہے۔ اگرچہ یہ نہایت افسوسناک اور رنج افزا صورت حالات ہے۔ لیکن ظلم کی ناؤ جتنی جلدی بھر جائے۔ اتنا ہی بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے مظلوم بندوں کی آہیں ضرور سنیگا۔ اور ظالموں کو یقیناً کیفر کردار تک پہنچائیگا۔ مگر اس کے لئے مبرا در استقلال خرط ہے۔

## ڈیر اسماعیل خان میں ہندوؤں کی فتنہ انگیزی

### ہندو مسلم فساد کی تفصیلات

ڈیر اسماعیل خان کے فساد کے متعلق عطاء اللہ خان صاحب صاحب ذیل اطلاع دیتے ہیں۔

ڈیر اسماعیل خان ۱۸ اگست۔ ڈیر اسماعیل خان میں ناگہانی طور پر بغیر کسی سابقہ تیاری یا دہم و گمان کے ہندو مسلم فساد ہو گیا جو ایک ہندو دوکاندار اور مسلمان خریدار کی باہم ٹکرائو کا نتیجہ تھا۔ ہندو دوکاندار نے خریدار کو گالیاں دینے کے علاوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کی۔ اور بہت سے ہندوؤں کو مسلم خریدار پر لائیوں سے حملہ کر دیا جس سے وہ غریب ہوا بھان اڑ چکا ہوئی ہو کر زمین پر گر گیا۔ اس پر چند ایک ریگزر دیاں جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ مجرمین کو حوالہ پولیس کیا جائے۔ ہندو دوکاندار کی تعداد میں جمع ہو گئے۔ اور ہندو آمیز رویہ اختیار کرنا پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی۔ مگر پھر بھی ہندوؤں نے مجرمین کو حوالہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈپٹی کمشنر اسٹیشن کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس پندرہ منٹ کے اندر اندر پہنچ گئے۔ اس وقت تک ایک بہت بڑا ہجوم جمع ہو گیا۔ مذکورہ بالا افسران نے اپنے آپکو خطرہ میں ڈاکر ہجوم کو منتشر کر دیا۔ امکان بھر کوشش کی۔ جس سے کچھ لوگ منتشر ہوئے۔ ایک دوکان میں آتش زدگی ہوئی۔ جو دوسری دوکانوں میں پھیلنے لگی۔

گئیں۔ ابھی سلسلہ جاری ہے۔ اور بغیر کسی مدعی کے صرف ایک ہندو کے کہنے پر تمام محلہ محلہ کی تلاشی لی جاتی ہے۔ ہندوؤں کی منظم سازش

سپاہیوں کی پینڈتوں نے خوب خاطر و مدارات کی۔ اور بہت عمدہ کھانے کھلائے۔ پینڈتوں کے اس منصوبے کی وجہ انہوں نے مسلمانوں کے مٹانے کے لئے باندھ رکھا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ جموں میں پہلے مسلمانوں پر بم بھینکا گیا۔ اور سری نگر کے شفا خانہ سے ایک پنڈت کے ذریعہ جو ذباں کا ملازم ہے۔ پکرک ایسٹ کی ایک کثیر مقدار چرائی۔ قتل و غارت کے علاوہ ۱۰ اندھا دھند گرفتاریاں کر کے کثیر جماعت پر تشدد کیا گیا۔ اور بانی بند کر کے پیاسا رکھا گیا۔ صدمہ مسلمانوں کو گھروں سے نکال کر جیل میں ڈالا گیا۔ جس سے ہی میں رکھا گیا۔ اور ان کے ساتھ وہ سلوک کیا گیا کہ خدا کی پناہ۔ اب (۱۸ اگست) تک دریا سے نعشیں مل رہی ہیں۔ صدمہ ایسی مثالیں ہیں جن سے یہ ایک منظم سازش ثابت ہے۔ مولوی نور الدین قاری جو ایک بہت ہر دلعزیز مسلم تاجر ہیں سکول سے نکلے ہی پکڑا لئے گئے۔ اور ان کو ایک کوچہ کی طرف لے گئے۔ اور خوب مارا۔ اور آخر چند یوم حوالات میں رکھا۔

محلہ نواب بازار۔ پھر کدلی۔ ہمارا گنج۔ ڈومر کدلی۔ وچارنگ وغیرہ وغیرہ مقامات پر ہندوؤں نے مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن حکومت نے آج تک کوئی تفتیشی کارروائی نہیں کی۔ اور نہ ہی ہندوؤں کو پکڑا ہے۔

### مسلمان افسروں کی حالت

مسلمانوں نے جب امرار کیا۔ کہ شہر میں تحقیقات کی جائے۔ تو ایک ہندو اور ایک مسلمان افسر مقرر کیا گیا۔ لیکن مسلمان افسر بھی حکومت کے اعلیٰ ارکان کی خوشنودی کی خاطر مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں ملازمت سے علیحدگی کا خوف ہے۔ چنانچہ کچھ ملازم مسلمان اور کچھ معارضہ محفل کی گئی ہیں۔

غرضیکہ مسلمان نہایت بے کس و بے بس ہیں۔ نہ قانونی امداد دیتا۔ مسلمانان ہند اور غامی مسلمانان پنجاب کہ ہر طرح کی امداد کے مستحق ہیں۔ (نامہ نگار)

اگرچہ ضیف کی ہوا اور پانی کی کمیابی نے اس کے پھیلنے میں مدد دی۔ اس پر سخت حکومت ڈال کر اس طاری ہو گیا۔ پولیس آگ بجھانے والا انجن لے کر پہنچی۔ مگر اس وقت تک آگ قابو سے باہر ہو چکی تھی۔ جب پولیس آگ بجھانے میں مصروف تھی۔ قریب کے دیہاتی شہر میں گھس گئے۔ اور بعض نیم سوختہ اشیاء اٹھا کر لینگے۔ یہ بات اچھی طرح نوٹ کر لینی چاہیے۔ کہ کوئی ہندو گھر نہیں ٹوٹا گیا۔ جو ہندو مسلمانوں کے محلوں

اور سواروں سے ہتھیارے کر انہیں چھاؤنی میں ہی رکھ گیا۔ اور غاص طور پر ہندو مٹری شہر میں تھیں کی گئی۔ (دیو ہی فوج تھی۔ جس کو صرف ایک ہفتہ پہلے ہندوؤں نے یہ پکڑ کر مسلمان گاتھی ذبح کر دیا ہے میں مشتعل کیا ہوا تھا۔ اور وہ پہلے ہی سے مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے۔ ہندو فوج نے شہر میں داخل ہو کر وہ تباہی مچائی۔ کہ ہاکو جان کے مقام کی یاد ازیر نوٹا زہ ہو گئی۔ ایک نوسالہ لڑکی کی ناک کاٹی گئی۔ اور اس کو دریا میں ڈبو دیا گیا۔ اس سلسلہ میں ایک نوزائیدہ مسلم خاتون کا لٹا لٹا ہوا پورا ہو گیا۔

مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء دس بجے کے قریب محلہ تاشوان کی طرف سے میں نے عورتوں کے دھننے کی آواز سنی۔ ایک آدمی جو پل کے اوپر سے جا رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ شور کیسا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ ایک آدمی اپنی موت سے مر رہا ہے۔ عورتیں اس کا ماتم کر رہی ہیں اس کے دو منٹ بعد میں نے گولی چلنے کی آواز محلہ تاشوان کی طرف سے سنی۔ اتنے ہی میں اسی طرف سے ملٹری والوں کو آتے دیکھا۔ اور میں بھی اسی وقت اپنے گھر سے باہر نکلی۔ میرا راکا میرے ساتھ تھا۔ میں نے ایک اور لڑکے کو جو پل پر گھڑا تھا۔ دیکھا۔ جب ملٹری پل سے گزری۔ تو ایک سپاہی نے اس لڑکے کا تعاقب کیا۔ اور گولی چلائی۔ اور وہ لڑکا اگر قصائی اور نمائی کی دوکان کے درمیان گر گیا۔ میرا راکا جو میرے ساتھ تھا۔ اس کی درد کے لئے دوڑا۔ اس پر بھی ایک گولی دوسرے سپاہی نے چلائی۔ لیکن گولی کا نشانہ خطا گیا۔ اور میرا راکا کانچ گیا۔ اتنے میں ایک ناشکی جو سامنے آ رہا تھا۔ اس پر بھی ایک گولی چلائی۔ اور وہ بھی گر گیا۔ ایک تیسرا شخص جو کہیں جا رہا تھا۔ اس پر بھی گولی چلائی گئی۔ جس وقت وہ دم تڑپا تھا۔ اس پر دو اور فائر کئے گئے۔ یہ سارا واقعہ دو تین منٹ میں ہوا میں نے انہیں کہا۔ تم لوگوں کو کس نے اس طرح گولیاں ہلانے کی اجازت دی ہے۔ مجھے کھٹکتا دکھاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم کو اجازت ہے۔ اور چلے گئے۔

ایک شخص جو کہ نو اکدل کی طرف سے بائیسکل پر آ رہا تھا۔ مجھے گھبراہٹ ہوئی کہ مجھے دریاخت کرنے لگا۔ کہ کیا معاملہ ہے۔ میں نے نہ صرف اتنا کہا۔ کہ جا کر ملٹری آفیسر کو ٹیلیفون دو۔ اور کہہ دو کہ اس محلہ میں بلا وجہ گولی چلائی جا رہی ہے۔ اور ہم لوگ خطرہ میں ہیں۔ وہ چلا گیا۔ پتھوری در کے بعد آفیسر آ گئے۔ اور مجھ سے دریافت کیا۔ تو میں نے اصلی واقعات سننا دیئے۔

### مظالم کا سلسلہ

انہیں مسلمانوں کو قتل کرنے کے علاوہ ٹوٹا گیا۔ اور کثیر تعداد کو جیل خانہ میں بھجوا دیا۔ خود نوں کی بے رحمی فوجیوں اور پینڈتوں نے ملکر کی۔ مسلمانوں کے گھروں کی تلاشتیاں لی

میں مسلمانوں کے قریب میں رہتے تھے۔ ان کی آہوں نے پوری پوری حفاظت کی۔ ہندوؤں نے آتشیں اسلحہ اور سکھوں نے گریباؤں کا استعمال کیا۔ اس وقت تک کہ مسلمان اور تین ہندو مر گئے۔



## صابون بنانا سیکھ لو

جو روپے من کا ہم وہ صابون آپ کو سکھائینگے۔ جو سولہ روپے من آپ بامانی فروخت کر کے دس روپے منافع کھٹا حاصل کر لینگے۔ بعض لوگوں کی بیسیوں من صابون کی روزانہ فروخت ہے۔ جنہوں نے خود امر قبل چند بیسوں سے ابتداء کی تھی۔ صرف دس سیر صابون روزانہ بیچ لیتا وہ اڑھائی پونے کا کمائی ہے جس کے سامنے پچاس روپے کی ملازمت بالکل بیچ ہے۔

## ہمت مردال مدد خدا

میں سیر جزی کیا ہے۔ مسمولی قصید میں ایک دو من مال جوان آدمی روزانہ کھیا سکتا ہے۔ اس لئے یہ روزگار بھائیوں کو ہمارا ہمدردانہ مشورہ ہے۔ کہ ہم سے نہایت اعلیٰ آمد کار آمد پر منافع بالکل بے نقص اور سہل اور سستے صابون بنانا سیکھ لیں۔ اس سے بے نقصان سب پریشانی جاتی رہتی۔ اگرچہ آٹھ سال میں سیکھنے والے معزز اصحاب سلسلہ کی زبردست مسندات ہمارے پاس محفوظ ہیں جن کو شائع کرانے کی گنجائش نہیں۔ اعتبار آدے۔ تو نقول منگوا کر قسلی کر لیں یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ انشاء اللہ اس سے فائدہ آپ کو بڑا روپیہ خرچ کرنے سے بھی دستیاب ہونے میں سکتا ہے۔ اگرچہ یہ سیر جزی کا معمولی سرمایہ ہے آپ بسم اللہ کر کے شروع کر دیں۔ نتیجہ آپ کو پہلے ہی ماہ خوش کر دے گا۔ ہمت آپ کا کام ہے۔ فضل معنای اللہ ہے۔ اور صابون انگریزی۔ ویسی کے عجائب محرک کے بعد اصحاب کل شوجات کھانا بنا کر دے۔ دعویٰ خلاف تحریر ثابت ہوا۔ تو ویسی جس کا وعدہ بچا سوجات کا ہے جس میں بذریعہ دی بی بی بیجہ بانیگے۔ منیجر کوہ نور سوپ ٹریننگ سکول لال کرنی میر کھٹ

## بے روزگاری سے نجات

آپ کم سرمایہ سے معقول منافع چاہتے ہیں۔ تو ہم سے چین۔ جاپان۔ فرانس۔ یورپ۔ امریکہ۔ اور بعد ستانی ملوں کے تھوڑے چالان کے بالکل نئے اور دلکش نہایت ہی دلچسپ ڈیزائن کے پارچہ جات سالم حاصل کرکٹ میں منگوا کر تجارت کریں۔

سبیل کی گانٹھ پچاس روپے میں بھیجی جاتی ہے۔ اس سے یکصد روپے کے کپڑے تیار ہو سکتے ہیں۔

دو صدیازائد روپے پر طلب کر کے فائدہ ہو باری ولایتی سر بند چار صدی ۸ سو روپے پر طلب کریں۔ جو کسی نہایت عمدہ شے کے برابر ہوگا

پڑانے کوٹوں کا موسم آ رہا ہے۔ ابھی سے آرڈر بھیجیں۔ تاکہ وقت پر مال گاڑی سے مال آسانی سے پہنچ جائے۔ جملہ گانٹھیں امریکہ کی سر بند ہوگی۔ مال نہایت عمدہ شے کے برابر ہوگا

کپنی سے یہ مال اسی نرخ پر نہیں ملے گا۔ مال گاڑی کا ہر کرایہ پارچات یا کوٹوں کا بند کمپنی ہوگا بڑی کوٹنے عمدہ دھبہ دوم ساڑھے سات روپے فی عدد اور درجہ اول ۹ روپے ۱۲ روپے کے حساب سے طلب کریں

جملہ آرڈروں کے ہمراہ پچیس فیصدی کے حساب سے رقم پیشگی آنی لازمی ہے۔ بولٹوں اور سلبروں کے خریدار بھی خط و کتابت سے ملے کریں۔

معقول تنخواہ اور کمیشن پر دیا شدہ ارجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو معقول بہت سرمایہ رکھتے ہوں۔ ایک مہینے سے روزگار کرنے والے فوراً معاملہ طے کریں۔

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ برانچ آفس بمبئی نمبر

## حضرت خلیفۃ المسیح اولؒ کا خاندان فوجی مسمولی کرنا

ضعف بصر، ککھ، جلن، فارش چشم، پھولا، جالا، پانی بہنا، دھند، غبار، بڑبال، ناخونہ، گوبانجی، روتوند، ابتدائی موتیا بند، غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ حضرت حکیم الامتہ نور الدین رحمہ کے صاحبزادگان تحسیر فرماتے ہیں کہ

پچھلے دنوں عزیز عبدالباسط کو آشوب چشم اور گروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ حضرت حکیم الامتہ کا اصل نسخہ کس کے پاس ہے۔ اور پھر کون اسے زیادہ احتیاط سے تیار کرتا ہے۔ اور آپ کا خاندان مبارک کس سرمہ کو پسند فرماتا ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہی بہترین مفید اور مقبول عام موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولد دو روپے آٹھ آنے۔ معمولاً اک علاوہ۔

## امراض معدہ کا موسم

آج کل امراض معدہ و ہرٹ کا موسم ہے۔ اور ان میں سب سے خوفناک ہیضہ ہے۔ لہذا ہماری ساختہ مشہور اور مقبول عام دوا اکیر معدہ ہیضہ، بد ہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اچھارہ، باؤ گولہ ہرٹ کا گوارا دینا کھٹی دکاریں۔ تے جی کا متلانا۔ جگر دہلی کا براہ جانا۔ قبض و اسہال۔ ریاح کے لئے تیر بہشت اور بہترین حفظ و تقدیم و کامیاب علاج ہے۔ ایڈیٹر صاحب فاروق اور مولانا نیر صاحب نے ہمدان استعمال بہت پسند فرمایا۔ قیمت فی شیشی دو روپے جو مدت کے لئے کافی ہے۔ معمولاً اک علاوہ۔

## اکیر البدن کے استعمال سے زمانہ شباب یاد آگیا

جناب سید عذیب الرحمن صاحب احمدی عرف شاہ راہیم صاحب قادیان جاگیر دار ضلع مانڈی (دکن) تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کی مرسلہ اکیر البدن کو استعمال کیا۔ حقیقتاً بہترین چیز ہے۔ اگرچہ میری عمر ۳۴ سال ہے۔ مگر اکیر البدن کے استعمال سے زمانہ شباب یاد آگیا۔ میں نے اپنے دیگر اصحاب کے لئے بھی منگوائی۔ وہ بھی بہت مداح ہیں

یقیناً اکیر البدن دنیا میں ایک ہی بہترین مقوی دوا ہے۔ جو جلد دماغی اور جسمانی۔ اعصابی کمزوریوں کو دور کرنے کمزور کو زور آور اور زور آور کو فہر و برہانے میں لاتی ہے۔ اگر آپ کو اپنی صحت کی کچھ بھی فکر ہے۔ تو فی الفور اس کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔

موسم برسات میں طبری کی عام شکایت شروع ہو جاتی ہے۔ یہ دوا بہترین مقوی ہونے کے علاوہ ظالم طبری یا جوانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری و عوارض کو دور کرنے کے لئے بھی تیر بہشت ہے۔ چنانچہ شیخ فخر الدین صاحب زمیندار کورائی سے لکھتے ہیں کہ اکیر البدن طبری میں بہت مفید ثابت ہوئی۔ سب کمزوری جاتی رہی۔ ایک شیشی اور بھیجئے قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے۔ معمولاً اک علاوہ۔

کا  
مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب



# ہندوستان کی خبریں

گاندھی جی نے گورنر جنرل کے مکتوب سے مایوس ہو کر دہلی کے گورنر کو جواب دیا تھا۔ اس کا جواب انہیں پہنچ چکا ہے جو فقی میں ہے۔ اس پر گورنر کے محکمہ کا فیصلہ کیا گیا کہ گاندھی جی کو لندن میں شرکت نہیں کی جائے گی۔ اس نے گاندھی جی کو لندن میں جانیں گے۔

۱۴ اگست کو دہلی کے گورنر نے ایک ایجنٹ کو نسل کا اہم اجلاس ہوا۔ باخبر حلقوں میں افواہ ہے کہ گورنر جنرل اور گورنر جنرل معاہدہ دہلی کی خلاف ورزی کے اہم اور سنگین واقعات کی تحقیقات کرانے پر راج غور کرتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں گاندھی جی کو شکہ سے تاریخی موصول ہوئے ہیں۔

سٹر شاستری نے گورنر کو مشورہ دیا ہے کہ کانگریسی لیڈروں سے دوبارہ صلح کی گفتگو کی جائے۔

گاندھی جی نے دہلی کے گورنر کو لکھا ہے کہ کانگریس سمجھوتہ کی شرائط پر عمل کریں گی۔ اور اس سے دریافت کیا ہے کہ اس بارے میں گورنر کا کیا ارادہ ہے۔

ڈیرہ اسماعیل خاں میں ہندوؤں کی مسلم اذیت فہریت کے بغیر جو خوفناک فساد ہوا۔ اس کی تفصیل کسی دوسری جگہ درج ہے۔ وہاں کے فیوڈر جاری کر دیا گیا اور اب امن ہے۔

سٹر ایم۔ این رائے سمجھوتہ میں جس شخص کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق یقین نہ تھا کہ وہ واقعی وہی ہے۔ اب اس نے خود اعتراف کر لیا ہے۔ کہ میں ہی ایم این رائے ہوں۔

سری نگر میں یہ افواہ مشہور ہے کہ شاکر کھنڈر وہاں کے گورنر مقرر ہونے والے ہیں۔ اور بھی بعض اہم تبدیلیاں متوقع ہیں۔

پچھلے دنوں کھنڈر میں ایک ایسے نے بہت بڑا ثواب سمجھ کر اپنے دوست کو مندر میں جا کر مہادیو کے سامنے قتل کر دیا تھا۔ تاہم اب وہ زندہ کی حاصل کر سکا۔ شش چھ نے اس مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے لکھا ہے۔ مقتول کا قتل اس کی رہنمائی سے اور ایک گمراہ کن مذہبی عقیدہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس نے قاتل کو موت کی بجائے سات سال قید کی سزا دی جاتی ہے۔

ہندوستان کی ایوان تجارت و صنعت و حرفت نے گول میز کانفرنس میں بیٹھنے کے لئے تین نمائندے منتخب کئے تھے۔ لیکن حکومت نے صرف ایک کو نامزد کیا ہے۔

اس نے ایوان نے کانفرنس کے مقاصد کا فیصلہ کر دیا اور نامزد نمائندہ نے اپنی روانگی ملتوی کر دی ہے۔

۱۴ اگست کی شام کو سرسید اور سر جیک نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اور اس کے بعد دہلی کو تار ارسال کیا معلوم ہوا ہے انہوں نے جس طرح پرودہ جیل میں صلح کرانے کی کوشش کی تھی۔ اسی طرح پھر کر رہے ہیں۔

ماسکو کا سب سے بڑا گرجا جس کی تعمیر ۱۹۳۱ میں ہوئی تھی۔ منہدم کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کی جگہ سو ویٹ یونین کا محل بنایا جائے گا۔

کشمیر کے وزیر اعظم سر سہری کشن کول ماڈل ٹاؤن سو سائٹی لاہور کے بھی صدر ہیں۔ اور آپ ہی کے حسن تدبیر کا نتیجہ ہے۔ کہ کشمیر کی مالی حالت بہت خراب ہے۔ اور عام بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ سنا ہے اگر مناسب طور پر توجہ نہ دی گئی۔ تو کشمیر دیوالیہ ہو جائے گی۔

پریزیڈنٹ امریکہ سٹر ہور کی تحریک التوائے قرضہ پر غور کرنے کے لئے بلجیم۔ فرانس۔ اٹلی۔ جرمنی اور جاپان۔ کے ماہرین کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ جس نے متفقہ طور پر اس تجویز کو پاس کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریا۔ کینیڈا۔ یوگوسلاویہ۔ نیوزی لینڈ۔ پرتگال۔ رومانیہ۔ جنوبی افریقہ اور ہندوستان بھی اس متفقہ میں۔

لندن کی تازہ ترین اطلاع مقرر ہے کہ لیبر گورنر کو آئندہ سال کے بجٹ کے سلسلہ میں سخت مشکلات درپیش ہیں۔ نقصان کا اندازہ بارہ کروڑ پونڈ ہے۔ شدید تحقیق کے سلسلے پر غور ہو رہا ہے۔ نیز محصولات میں ۲۵ فیصد اضافہ کی بھی تجویز ہے۔

رومی کی قیمت میں بقدر پینس فی پونڈ کمی ہوئی کی وجہ سے نکاشاٹر کے کارخانوں کو شدید نقصان پہنچا جس کا اندازہ پندرہ لاکھ پونڈ کیا جاتا ہے۔

سرخ ۱۵ اگست کو لندن جانیو اے تھے۔

گران کا پاسپورٹ کم ہو گیا۔ اور اس قدر جلد دوسرا حاصل کرنا ناممکن تھا۔ اس پر گورنر ہند نے انہیں بنیر پاسپورٹ سفر کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

فسادات کانپور کے دوران میں مقامی پولیس کی اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی سے کوتاہی کی تحقیقات کرنے کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ پولیس پر تیس الزامات تھے۔ مگر تحقیقاتی کمیٹی نے سب کو غلط قرار دیدیا۔

اندور سے ایک مشہور انقلاب پسند معذور شام ہماری لال کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس نے ناگہانی طور پر اسے جالیا۔ جب کہ وہ ایک مکان میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے

پاسنگ ایک ریوانور اور بعض اہم کا غذا دستياب ہوئے۔

یوم کشمیر کے سلسلہ میں لاہور میں جو جلوس نکلا۔ اس میں تماشائیوں کے علاوہ قریباً ایک لاکھ مسلمان شریک ہوئے۔ اور میں کے قریب کورس باقاعدہ وردیوں میں شامل ہوئیں۔

ناظرین کو یاد ہو گا۔ بجلی سنگ وغیرہ کی پیمانی کے بدیل بنجہ بند سے ماترم پریس کو ایک اشتہار تھون کا بدلہ خون شائع کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ۱۴ اگست کو اس کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ عدالت نے اسے تین سال قید با مشقت اور دوسروں پر جرمانہ یا چار ماہ مزید قید کا حکم دیا۔

ہوانا کی اطلاع ہے کہ کیوبا کے اندرونی علاقہ میں حکومت کی افواج اور باغیوں کے درمیان شدید جنگ ہوئی۔ باغیوں کی ایک فوج نے ایک شہر پر حملہ کر دیا۔ اور پسپا ہونے سے پیشتر فیڈرل حکومت کے ۸۰۰ ارکان کو ہلاک اور ۵۰۰ کو مجروح کر دیا۔

پشاور کی تازہ ترین اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ ستمبر سے پچھلے پچھلے آفریدیوں اور حکومت کے درمیان صلح ہو جائے گی۔ آفریدی حکومت کو دین شرائط کو تسلیم کر لیں گے۔ اور حکومت کی طرف سے حاصل شدہ مراعات انہیں بدستور حاصل ہوں گی۔

معلوم ہوا ہے ریاست کشمیر کے ایک وزیر کی طرف سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ایک ممبر کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ اکیلے ہی کشمیر کی صورت حال کا مطالعہ کریں۔ مگر انہوں نے اکیلے وہاں جانے سے انکار کر دیا ہے۔

سردار کوٹل سنگ صاحب نے اعلان کیا ہے کہ میں ۱۵ اگست سے ڈسکہ کی دہرم سالہ پر سورجہ لگاؤں گا۔ شروہی گوردوارہ کمیٹی نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ اس معاملہ کو فی الحال چھوڑ دیا جائے۔ مگر سردار صاحب اس کی تعمیل کئے بغیر تیار نہیں۔

۱۵ اگست کو گول میز کانفرنس کے ویلیگیوں کی ایک کثیر تعداد بدلیہ جہاز مسلمان انگلینڈ روانہ ہو گئی۔ جن میں ہمارا اجوبیکا نیر۔ سرسید۔ سر جیک۔ مولانا شوکت علی۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ سر شیخ بیگم شاہنواز۔ اور سر اکبر حیدر بھی شامل ہیں۔

۱۶ اگست تک مقدمہ سارا لاہور کے طرمان کو بھوک ہرنال کئے گیا روز ہو گئے ہیں۔ اور ان کے ذہن میں دس دس پونڈ کے قریب کمی ہو چکی ہے۔ چار کی حالت زیادہ نازک بنائی جاتی ہے۔